

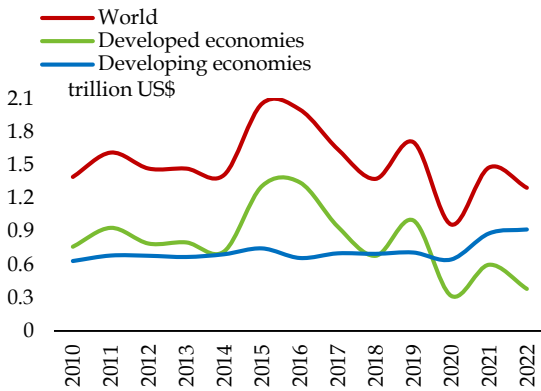
[illegible]



## 6.1 عالمی اقتصادی جائزہ

اسی طرح عالمی سطح پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 2022ء میں 12.4 فیصد کمی کے بعد 1.3 ٹریلین ڈالر رہ گئی، جس میں بڑا حصہ ترقی یافتہ ملکوں میں ہونے والی سرمایہ کاری میں کمی کا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی منصوبہ جاتی مالکاری، اور عالمی سطح پر انضمام اور تحویل کے سودوں میں نمایاں کمی ہوئی ہے (شکل 6.2)۔ عالمی سطح پر ناسازگار معاشی صورت حال بشمول کمزور مالیاتی پوزیشن، قرضوں کی بڑھتی ہوئی سطح اور کساد بازاری کے خوف کی وجہ سے سرمایہ کاری کو کافی الجھن بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ نیز، جغرافیائی و معاشی تقسیم کے تناظر میں عالمی سپلائی چینز کی از سر نو ترتیب (reconfiguration) بھی تشویش کا ایک سبب بنی رہی جو عالمی سطح پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ کو بری طرح متاثر کر رہی ہے (بکس 6.1)۔

شکل 6.2 بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی عالمی صورت حال



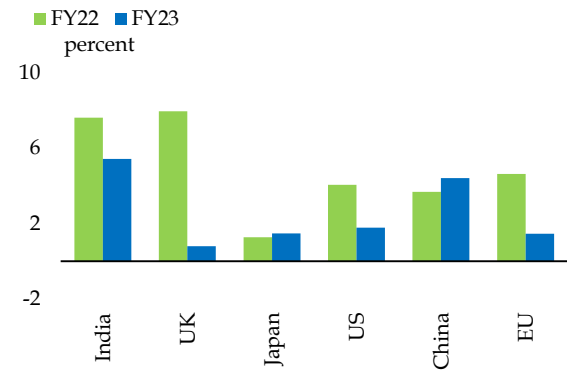
Source: United Nations Conference on Trade and Development

کووڈ کے بعد کے عرصے میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں اضافہ کئی عوامل بشمول طلب کی مستحکم بحالی، اور رسد میں وبا سے متعلقہ کئی رکاوٹوں کے مجموعی اثر، کی بنا پر ہوا۔ ان عوامل کو روس یوکرین تنازع نے مزید بڑھا دیا۔ اجناس کی قیمتیں اگرچہ 2022ء کے وسط، جب وہ بلند ترین سطح پر تھیں، کے مقابلے میں خاصی گر چکی ہیں تاہم وہ اب بھی کووڈ وبا سے قبل کی سطح سے اوپر ہیں (شکل 6.3)۔ مزید برآں، باربرداری اور نقل و حمل کے کرائے کچھ کم ہونے کے باوجود کووڈ وبا سے قبل کی اوسط سے اب بھی زیادہ ہیں (شکل 6.4)۔

ریکارڈ بلند مہنگائی نے دنیا بھر کو بیک وقت پالیسی اقدام کرنے پر مجبور کیا۔ تقریباً 95 فیصد مرکزی بینکوں نے اوائل 2021ء تا وسط 2023ء کے دوران اپنے پالیسی ریٹ بڑھائے۔ کئی زری سختی اگرچہ ماضی کے مقابلے میں بہت

مالی سال 23ء کے دوران عالمی اقتصادی سرگرمیاں سست ہو گئیں جس کی بنیادی وجہ جغرافیائی معاشی مسائل اور مرکزی بینکوں کی جانب سے مہنگائی کی توقعات کو قابو میں لانے اور مہنگائی کو کم کرنے کے لیے پالیسی کو بیک وقت سخت کرنا ہے (شکل 6.1)۔ مالی سال 23ء کے دوران عالمی مہنگائی کئی عشروں کی بلند ترین سطح پر جا پہنچی جس کو اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے مہینہ ملتی رہی جبکہ اس اضافے کا سبب پہلے کی رکی ہوئی (pent-up) طلب اور سپلائی چینز میں پڑنے والا خلل تھا جسے ابتدا میں روس یوکرین جنگ، اور بعد میں لیبر مارکیٹوں کی سخت صورت حال نے مزید بگاڑا۔

شکل 6.1: اہم ملکوں میں جی ڈی پی کی حقیقی نمو\*

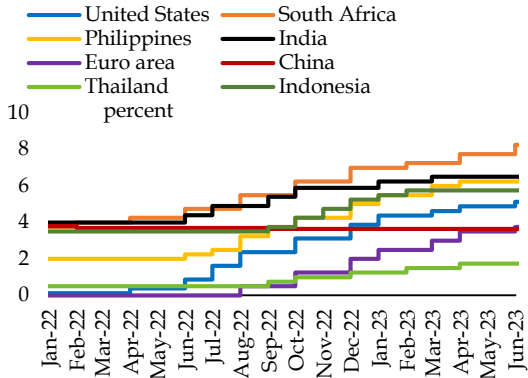


\*average of four quarters

Sources: Bloomberg, OECD and PBS

زری پالیسی میں جارحانہ سختی آئی جس کے ساتھ ساتھ بالخصوص امریکہ چین تجارتی کشیدگی کے تسلسل اور روس یوکرین تنازع کے سبب پیش رفت منفی رہی جس نے عالمی اقتصادی سرگرمیوں کو سست کر دیا۔ مالی سال 23ء کے دوران بڑی معیشتوں (مثلاً یورپی یونین، برطانیہ، امریکہ اور بھارت) کی نمو میں نمایاں سست روی آئی۔ عالمی سپلائی چینز چونکہ نہایت مربوط ہے اس لیے بڑے ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں سست نمو کا براہ راست اثر ان کے تجارتی شریک ملکوں، اور اس کے نتیجے میں عالمی تجارت پر پڑا۔ نیز، بڑھتی ہوئی تجارتی رکاوٹوں اور امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے سے قابل تجارت اشیاء کی لاگت کئی ملکوں کے لیے بڑھ گئی جس سے عالمی تجارت مالی سال 23ء کے دوران مزید سست پڑ گئی۔

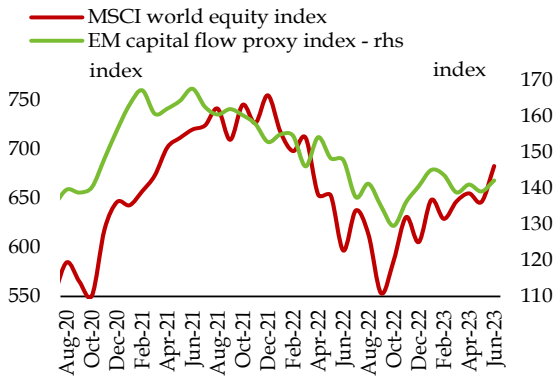
### شکل 6.5: عالمی سطح پر پالیسی ریٹ



Source: Bank for International Settlements

عالمی سطح پر غیر یقینی اقتصادی ماحول کے ساتھ ساتھ زری سختی، بالخصوص امریکہ میں، اور امریکی ڈالر کے مزید استحکام سے ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر ملکوں کی اپنے موجودہ قرضے واپس کرنے کی استعداد کمزور ہو گئی بلکہ ریاستی بانڈز جاری کر کے نئی رقوم اکٹھا کرنے کے امکانات پر بھی ایک ایسے وقت اثر پڑا جب سرکاری قرضے بلند ترین سطح پر تھے<sup>2</sup>، جبکہ عالمی وبا ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر ملکوں کے قرضوں کی سطح پر پہلے ہی بھاری اثرات ڈال چکی تھی، بلکہ بعض معیشتوں کے لیے تو وہ دیوالیہ کا سبب بن رہی تھی۔<sup>3</sup>

### شکل 6.6: ایم ایس سی آئی عالمی انکویٹی اشاریہ

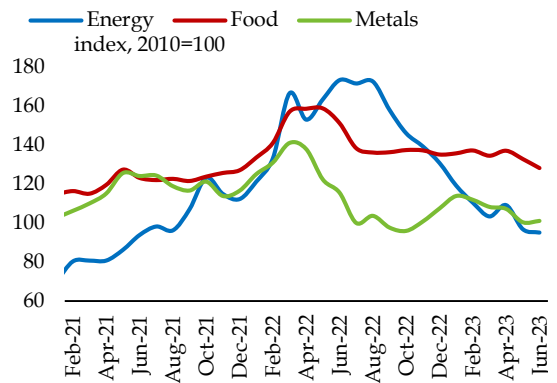


Source: Bloomberg

پالیسی ریٹ میں تیز رفتار اضافے اور سخت مالی حالات نے بعض غیر محفوظ (vulnerable) بینکوں کو ظاہر کر دیا۔ انتظام خطر کے ناکافی طریقوں کی بنا پر قدر پیمائی کے نقصانات (Valuation losses) نے ڈپازٹرز اور سرمایہ

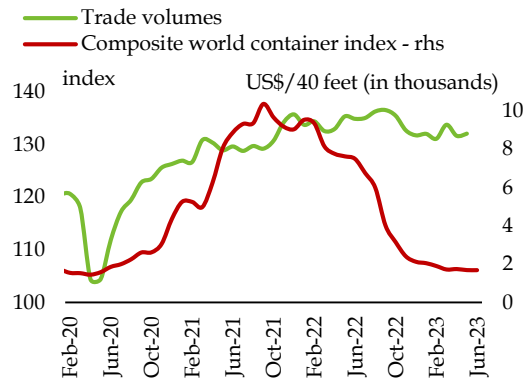
تیز رفتار تھی (شکل 6.5)، تاہم پالیسی شرحیں اب بھی مہنگائی سے کم تھیں اور، بعض ترقی یافتہ ملکوں کے معاملے میں، یہ متوقع مہنگائی سے بھی کم تھیں جس کا مطلب منفی حقیقی شرحیں تھیں۔<sup>1</sup> تاہم ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر ملکوں پر اس کے اثرات پڑے۔ اولاً، اس کے نتیجے میں ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر ملکوں سے سرمائے کا اخلا (capital flight) ہوا (شکل 6.6)۔ ثانیاً، سرمائے کی بین الاقوامی مارکیٹوں سے رقوم اکٹھا کرنے کی لاگت بڑھ گئی۔ ثالثاً، ترقی یافتہ ملکوں میں سست رفتار نمو کا مطلب یہ ہوا کہ وہاں برآمدات کی طلب بھی پست ہو گئی۔

### شکل 6.3: اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں



Source: World Bank

### شکل 6.4: تجارت کا عالمی حجم اور بار برداری کے نرخ



Source: CPB World Trade Monitor

<sup>1</sup> بی آئی ایس سالانہ اقتصادی رپورٹ، جون 2023ء

<sup>2</sup> Arteta, Kamin, Ruch (December 2022), 'How Do Rising US Interest Rates Affect EMDE's?', World Bank Working Paper.

<sup>3</sup> نیلارس، گھانا، ملاوی، اور سری لنکا 2022ء کے دوران ریاستی طور پر دیوالیہ ہو گئے جس کے بعد دیوالیہ ملکوں کی مجموعی تعداد آٹھ ہو گئی۔ ماخذ: گلوبل فنانشیل اسٹیبلشمنٹ رپورٹ - اپریل 2023ء، آئی ایم ایف

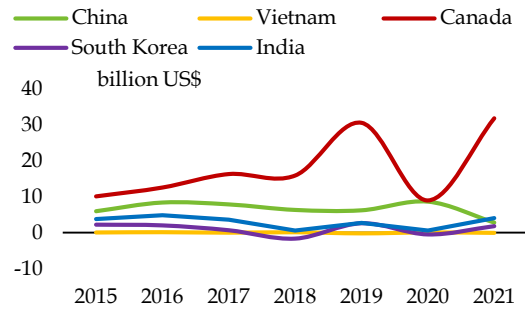
اعتماد کھونے کے نتیجے میں بند ہو گیا۔ تاہم نظامیاتی خطرات (systemic risks) کو ٹالنے کے لیے پالیسی سازوں کے بروقت اور مستحکم اقدام نے مارکیٹ کی تشریش کو بڑھنے نہ دیا۔<sup>4</sup>

کاروں کا اعتماد مجروح کیا جس سے رقوم کا بحران پیدا ہوا اور امریکہ کے دو علاقائی بینک سیلیکون ویلی بینک اور سنگینچر بینک بند ہو گئے۔ بعد ازاں، یورپ میں نظامیاتی لحاظ سے اہم ایک بین الاقوامی بینک (global systemically important bank) کریڈٹ سوئس بھی مارکیٹ کا

#### باس 6.1: جغرافیائی و اقتصادی تقسیم اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی عالمی رقوم کے رجحان میں تبدیلی

عالمی مالی بحران 2008ء اور 2009ء کے بعد عالمی معیشت کو جغرافیائی و اقتصادی تقسیم کا سامنا کرنا پڑا، جسے عالمی معاشی ارتباط کی معکوسیت قرار دیا جاتا ہے۔ ایسی معکوسیت جس کی بنیاد پالیسی پر ہے اور اسے اکثر اسٹریٹجک حالات کو پیش نظر رکھ بنایا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی عالمگیریت کے فوائد پر اٹھائے گئے سوالات نے جن واقعات سے جنم لیا ان میں بریگزٹ، امریکہ چین بڑھتی ہوئی تجارتی کشیدگی اور روس یوکرین تنازع شامل ہیں۔<sup>5</sup> عالمگیریت کے بارے میں شکوک و شبہات کو مزید بڑھاوا کووڈ 19 کی وبا نے دیا، خاص طور پر جب ممالک نے سامان کی سرحد پار نقل و حرکت محدود کرنے والی پالیسیاں اختیار

#### شکل 6.1.1: امریکہ کی طرف سے بیرونی براہ راست خاص سرمایہ کاری بلحاظ ملک



Source: Organisation for Economic Co-operation and Development

کیں، حتیٰ کہ کچھ معاملات میں سفر پر بھی پابندی عائد کر دی۔ اگرچہ وائٹس کا پچھلا لاک ڈاؤن سے رک گیا تھا، تاہم کچھ رکاوٹوں نے، جیسے اہم طبی ساز و سامان کی برآمد پر پابندی نے عوام کا کھلی تجارت کی پالیسیوں پر اعتماد کمزور کیا۔ فروری 2022ء میں روس یوکرین تنازع کے آغاز نے ممالک کو جغرافیائی و سیاسی طور پر تقسیم کر دیا، جس سے تجارت میں خلل پڑا، عالمی مالی نظام خطرے میں پڑ گیا، اور کشیدگی کے ساتھ ساتھ غیر یقینی صورت حال بھی بڑھ گئی۔

عالمگیریت کے رد (de-globalization) یا اس میں 'نست روی' ('slow-balization') کی عکاسی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی دنیا بھر میں کمی سے ہوتی ہے، جس سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی تقسیم کو تقویت ملتی ہے۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی کی تشریح اس سرمایہ کاری کے میزبان ممالک میں مختلف انداز سے ہوتی ہے۔ ان رقوم کا بہاؤ جغرافیائی و سیاسی اتحادی ممالک کی طرف زیادہ ہو رہا ہے، خاص طور پر ان اہم شعبوں میں جن میں ملکی یا معاشی مفادات ہوں۔ تجارتی طرز عمل بھی سیاسی اور معاشی اتحادیوں کے درمیان تجارتی اتحادوں کی طرف تیزی سے منتقل ہو رہا ہے، جسے آئی

ایم ایف نے 'فرینڈ شوریٹنگ' کا نام دیا ہے۔ رسیڈی زنجیریں ان معیشتوں کے ساتھ جوڑی جا رہی ہیں جنہیں سیاسی اور / یا معاشی طور پر 'محفوظ' تسلیم کیا جاتا ہے، جو کم خطرات کی حامل ہیں، تاکہ ممکنہ تجارتی خلل سے بچا جاسکے۔<sup>6</sup>

بڑی معیشتوں کی جانب سے اپنائی جانے والی پالیسیاں بھی 'فرینڈ شوریٹنگ' کے رجحان کی نشاندہی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ کی طرف سے سائنس ایکٹ، مہنگائی میں کمی کا ایکٹ، اور سی سی کنڈکٹرز کی تیاری میں مددگار ترغیبات تشکیل دینے کا (چپس) ایکٹ، اور یورپی چپس ایکٹ۔<sup>7</sup> اسٹریٹجک ایف ڈی آئی شعبوں کو بھی ان پالیسیوں کا ہدف بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے چین میں خاص طور پر تحقیق اور ترقی اور سی سی کنڈکٹر کے شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد میں جمود پیدا ہوا ہے۔

<sup>4</sup> ماخذ: عالمی اقتصادی منظر نامہ، آئی ایم ایف، اپریل 2023ء

<sup>5</sup> Aiyar et al (January 15<sup>th</sup>, 2023). 'Geo-economic Fragmentation and the Future of Multilateralism', IMF Staff Notes

<sup>6</sup> عالمی اقتصادی فورم، (17 فروری 2023ء)۔ 'فرینڈ شوریٹنگ' (friendshoring) اور عالمی تجارت سے متعلق دیگر مقبول عام الفاظ کے درمیان کیا فرق ہے؟

<sup>7</sup> ماخذ: [www.congress.gov/117/bills/hr5376/BILLS-117hr5376enr.pdf](https://www.congress.gov/117/bills/hr5376/BILLS-117hr5376enr.pdf)

<sup>8</sup> ماخذ: [www.whitehouse.gov/briefing-room/statements-releases/2022/08/09/fact-sheet-chips-and-science-act-will-lower-costs-create-jobs-strengthen-supply-chains-and-counter-china/](https://www.whitehouse.gov/briefing-room/statements-releases/2022/08/09/fact-sheet-chips-and-science-act-will-lower-costs-create-jobs-strengthen-supply-chains-and-counter-china/)

<sup>9</sup> ماخذ: [commission.europa.eu/strategy-and-policy/priorities-2019-2024/europe-fit-digital-age/european-chips-act\\_en](https://commission.europa.eu/strategy-and-policy/priorities-2019-2024/europe-fit-digital-age/european-chips-act_en)

عالمی مالی بحران 2008ء کے بعد کے عرصے میں بھی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم ہو گئی تھی لیکن اس کے مقابلے میں 2020ء سے 2022ء تک بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تقریباً 20 فیصد کی آئی ہے۔ دنیا بھر میں یہ تخفیف غیر مساوی ہے۔ چین میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ہونے والی الیشیائی اوسط سے زیادہ ہے، جبکہ امریکہ اور ابھرتی ہوئی یورپی معیشتوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اتنی کمی نہیں آئی (اور بعض صورتوں میں اضافہ بھی ہوا)۔ امریکہ سے چین اور ویتنام میں ہونے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ میں کمی آئی ہے کیونکہ امریکہ نے اپنی سرمایہ کاری کا رخ یورپ، کینیڈا اور کوریا کی طرف موڑ دیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جغرافیائی و سیاسی عوامل اس فیصلے میں کار فرما ہیں۔<sup>10</sup>

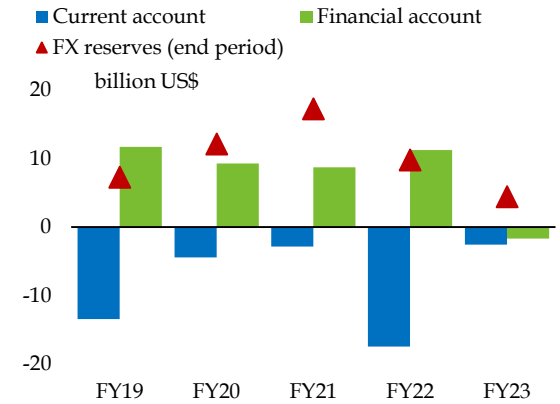
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی عالمی سطح پر تقسیم کے پاکستان پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں کیونکہ گذشتہ کئی برسوں سے پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد صرف چند ممالک سے ہوتی ہے جن میں چین (بشمول ہانگ کانگ)، امریکہ، برطانیہ، جاپان اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ ماضی قریب میں چین سے اس نوع کی سرمایہ کاری کی آمد بڑھی ہے۔ اس کے برعکس امریکہ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مسلسل کمی واقع ہوئی ہے، جو ماضی میں اس نوع کی سرمایہ کاری کے بڑے ذرائع میں سے ایک تھا۔ چنانچہ کمی کا یہ رجحان پاکستان میں مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد پر ممکنہ اثرات ڈال سکتا ہے۔

اس پس منظر میں حالیہ اقدام یعنی سرمایہ کاری سہولت کی خصوصی کونسل (ایس آئی ایف سی) سے سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس کونسل نے اگلے تین سال کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 100 ارب امریکی ڈالر تک لانے کا ہدف مقرر کیا ہے، جبکہ مالی سال 35ء تک پاکستان میں ایک ٹریلین امریکی ڈالر لانے کا ہدف رکھا ہے۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی تقسیم کے رجحان کے پیش نظر اس کونسل نے خاص طور پر دوست ممالک، خصوصاً خلیج تعاون کونسل کے ممالک، جیسے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی حمایت کی ہے۔ یہ امر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی تقسیم کے عالمی سطح پر موجود تصور کو مزید نمایاں کرتا ہے۔

## 6.2 پاکستان کا توازن ادائیگی

پاکستان کے جاری کھاتے (Current Account) کے خسارے میں مالی سال 23ء کے دوران خاصی کمی آنے کے باوجود مالی رقوم کی پست آمد کی بنا پر بیرونی کھاتہ دباؤ میں رہا۔ دوران سال مالی کھاتے سے 1.8 ارب ڈالر کا خالص اخراج دیکھنے میں آیا جبکہ اس کے بالکل برعکس مالی سال 22ء کے دوران 11.3 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی (جدول 6.1)۔

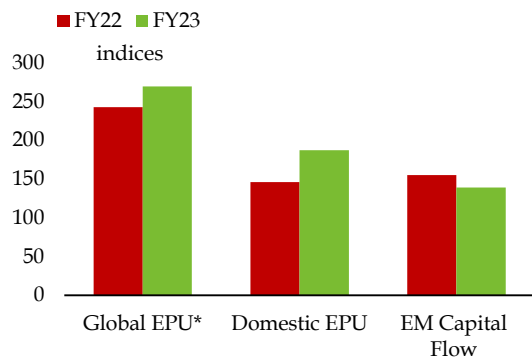
## شکل 6.7: پاکستان کا توازن ادائیگی



Source: State Bank of Pakistan

بیرونی سرمایہ کاری کی صورت میں مالی رقوم کی آمد، اور بیرونی قرضوں کی رقوم اس قدر ناکافی تھیں کہ جاری کھاتے کا کم خسارہ پورا کر سکیں نہ بیرونی ذمہ داریوں کو (شکل 6.7)۔ نیز، آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کی تکمیل میں تاخیر اور دنیا بھر میں سخت مالی حالات کی بنا پر دیگر کثیر طرفہ اور دو طرفہ قرض دہندگان نے پاکستان کو قرضوں کی فراہمی روک دی۔ یہ ایک ایسے وقت میں ہوا جب پاکستان کے رسک پریمیم میں اضافے اور قرضہ جاتی درجہ بندی میں کمی نے تجارتی ذرائع سے قرض لینا مشکل بنا دیا تھا (شکل 6.8)۔

## شکل 6.8: غیر یقینی صورت حال اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں سرمائے کا بہاؤ



\* Economic policy uncertainty

Sources: SBP, FRED and Bloomberg

<sup>10</sup> ماخذ: تنظیم برائے اقتصادی تعاون و ترقی (اوا سی ڈی)

مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 23ء	مالی سال 23ء	
			مطلق فرق	سال ب سال فیصد فرق
جاری کھاتے کا توازن	-2,820	-17,481	-2,387	15,094
اشیا کا تجارتی توازن	-28,634	-39,050	-24,076	14,974
برآمدات	25,639	32,493	27,903	-4,590
جس میں سے ٹیکسٹائل برآمدات	14,415	18,442	16,628	-1,814
نان ٹیکسٹائل برآمدات	11,224	14,051	11,275	-2,776
درآمدات	54,273	71,543	51,979	-19,564
جس میں توانائی کی درآمدات	9,747	18,743	17,539	-1,204
غیر توانائی درآمدات	44,526	52,800	34,440	-18,360
خدمات کا توازن	-2,516	-5,840	-761	5,079
بنیادی آمدنی کا توازن	-4,400	-5,248	-5,732	-484
جس میں سودی ادائیگیاں	2,176	2,994	4,840	1,846
ثانوی آمدنی کا توازن	32,730	32,657	28,182	-4,475
جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر	29,450	31,279	27,027	-4,252
مالی کھاتے کا توازن*	-8,768	-11,261	1,781	13,042
براہ راست سرمایہ کاری (خالص)*	-1,648	-1,702	-316	1,386
جزدانی سرمایہ کاری (خالص)*	-2,774	55	1012	957
جس میں پورہ بانڈ / حکومت	3,000	1,000	-1,012	-2,012
بیرونی ملک دیگر زرمبادلہ اثاثے	1,345	2,613	-1,032	-3,645
زرمبادلہ قرضے اور واجبات	5,691	12,226	-2,127	-14,353
بینک	499	846	1,242	396
حکومت	5,738	6,117	-2,075	-8,192
اجرا	9,808	11,256	9,896	-1,360
قطر دار واپسی	5855	8,343	11,660	3,317
دیگر واجبات (خالص)	1,785	3,204	-311	-3,515
دیگر شعبہ جات	922	2,491	-1,294	-3,785
اجرا	2,163	3,271	434	-2,837
قطر دار واپسی	1,253	1,111	1,666	555
دیگر واجبات (خالص)	12	331	-62	-393
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت)	17,299	9,815	4,467	-5,348
پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں**	-1.3	-9.8	-28.5	

\* بی بی ایم کے مطابق، یہاں منفی علامت کا مطلب ہے زرمبادلہ رقوم کی پاکستان میں خالص آمد اور برعکس علامت میں برعکس صورت حال۔ \*\* سال ب سال اوسط اضافہ / کمی بینک کی رواں اوسط شرحوں کی بنیاد پر ہے۔

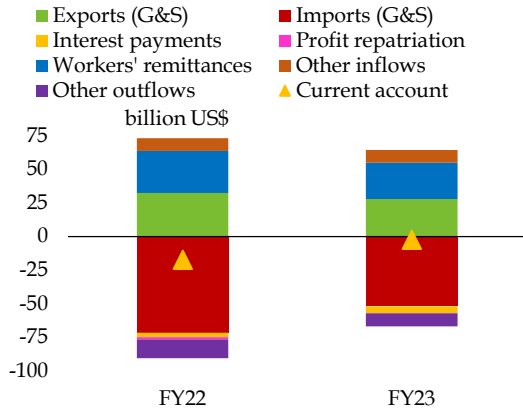
ماخذ: بینک دولت پاکستان

سے سکڑ گیا۔ دوسری طرف مالی سال 23ء کے دوران بنیادی آمدنی کے کھاتے میں بگاڑ آیا کیونکہ بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں اتنی زیادہ ہو گئیں کہ بیرونی سرمایہ کاری پر منافع کی کم واپسی کی بخوبی تلافی ہو گئی۔

جاری کھاتے کا خسارہ سکڑنے کی بنیادی وجہ پالیسی کے تحت درآمدات میں لائی گئی کمی تھی چنانچہ درآمدات اتنی کم ہو گئیں کہ برآمدات میں ہونے والی تخفیف اور کارکنوں کی ترسیلات میں نمایاں کمی کے اثرات بھی بخوبی زائل ہو گئے۔ اشیا کے تجارتی کھاتے کی طرح خدمات کے کھاتے کا خسارہ بھی تیزی



شکل 6.9: جاری کھاتہ، وصولی (+) / ادائیگی (-)



Source: State Bank of Pakistan

درآمدات میں آنے والی وسیع البیناد کی اہم وجوہات یہ تھیں: ملکی طلب میں سست روی، طلب کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور حکومت کے گزشتہ دو سال کے دوران کیے گئے مسلسل پالیسی اور انتظامی اقدامات،<sup>11</sup> زرمبادلہ کی رکاوٹیں، اور تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان۔ دریں اثنا، خدمات کی درآمد بھی گزشتہ سال کی نسبت 37.7 فیصد گر گئی، جو ایشیا کے درآمدی بل میں کمی کا نتیجہ ہے کیونکہ باربرداری اخراجات کی ادائیگی کی مد میں رقوم کا اخراج کم ہوا۔<sup>12</sup>

تجارتی توازن میں آنے والی بہتری کے برعکس بنیادی آمدنی کے خسارے میں مالی سال 23ء کے دوران 9.2 فیصد اضافہ ہوا۔ خسارے میں اس اضافے کی وجہ بھاری سودی ادائیگیاں ہیں جو بیرونی سرمایہ کاری پر منافع کی کم واپسی کے اثرات زائل کرنے کا باعث بنیں۔

خدمات کا کھاتہ

خدمات کی تجارت کا خسارہ مالی سال 23ء میں تیزی سے کم ہو کر 0.8 ارب ڈالر رہ گیا جو گزشتہ سال 5.8 ارب ڈالر رہا تھا۔ واضح رہے کہ مالی سال 23ء میں خدمات کی درآمدات 37.7 فیصد کم ہو کر 8.1 ارب ڈالر رہ گئیں جو مالی سال 22ء میں 12.9 ارب ڈالر ہوئی تھیں۔ حالیہ تخفیف بنیادی طور پر باربرداری

ان حالات کی بنا پر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر 5.3 ارب ڈالر کی سے مالی سال 23ء کے آخر تک 4.5 ارب ڈالر رہ گئے۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی لانے میں جن چیزوں نے اپنا اثر ڈالا ان میں خصوصی طور پر طویل مدتی کثیر طرفہ قرضوں کی واپسی، دسمبر 2022ء میں یورو بانڈ کی عرصیت کی تکمیل اور تجارتی قرضوں کی واپسی شامل ہے۔ بیرونی کھاتے میں مستقل دباؤ، اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے پاکستانی روپے کی قدر مالی سال 23ء کے دوران 28.5 فیصد گر گئی۔

بیرونی ادائیگیوں کا بیرونی رقوم کی آمد سے بڑھ جانا جس سے زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو جاتے ہیں، بار بار پیش آنے والا مسئلہ بن چکا ہے۔ زرمبادلہ ذخائر میں اس کمی سے نہ صرف واجبات کی بیرونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی استعداد متاثر ہوتی ہے بلکہ سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی متزلزل ہوتا ہے جو بیرونی رقوم کی مستقل آمد کے امکانات پر مزید اثر انداز ہوتا ہے۔ اس تناظر میں زرمبادلہ کے ذخائر کی مناسب سطح برقرار رکھنے کے لیے لازم ہے کہ طویل مدت سے چلے آرہے وہ ساختی مسائل حل کیے جائیں جن کا تعلق ایشیا سازی اور برآمدات دونوں کی پست سطح سے ہے۔

جاری کھاتہ

مالی سال 23ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر 2.4 ارب ڈالر رہ گیا جو گزشتہ سال 17.5 ارب ڈالر تھا (شکل 6.9)۔ اس تیز رفتار بہتری کا بنیادی سبب یہ تھا کہ برآمدات اور ترسیلات گرنے کے باوجود ایشیا اور خدمات کے تجارتی خسارے میں نمایاں کمی آئی تھی۔ زیر جائزہ سال کے دوران برآمدی وصولیاں 14.1 فیصد کم ہوئیں جس کی وجوہات یہ تھیں کہ جن اہم ملکوں کو پاکستان اپنی برآمدات بھیجتا ہے وہاں اقتصادی سست روی آئی، پیداواری لاگت بڑھی، رسدی زنجیر میں رکاوٹیں آئیں، اور سیلاب کی بنا پر زرعی پیداوار کو نقصانات ہوئے۔ اسی طرح کارکنوں کی ترسیلات مالی سال 23ء میں 13.6 فیصد گر کر 27.0 ارب ڈالر رہ گئیں جو گزشتہ 6 سال میں پہلی بار کمی ہے۔

<sup>11</sup> اپریل 2022ء میں مزید 177 ایشیا پرکیش مارجن کی شرائط لاگو کر دی گئیں ([www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL9.htm](http://www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL9.htm))، نیز بینکوں کو پابند کیا گیا کہ وہ متعلقہ درآمدات پر وصول کردہ کیش مارجن سے مطلع کریں، اس کی آخری تاریخ بعد میں بڑھا کر 31 مارچ، 2023ء کر دی گئی ([www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL37.htm](http://www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL37.htm))، مئی 2022ء میں بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ الگ الگ پوزوں کی شکل میں آنے والی کاروں سمیت بھاری مالیت کی 25 ایشیائے سرمایہ کی ایل سی کھولنے سے قبل اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت حاصل کریں ([www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL9.htm](http://www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL9.htm))، جس پر جولائی 2022ء میں ایچ ایس کوڈز کے مکمل چیلر 84 اور 85 شامل کیے گئے ([www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL11.htm](http://www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL11.htm))۔

<sup>12</sup> لاگت، بیس، باربرداری (سی آئی ایف) کا اوسط تناسب جو مالی سال 22ء میں 5.1 تھا، مالی سال 23ء میں گر کر 4.0 رہ گیا۔



تھا۔ تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران عالمی تجارت کے معمول پر آنے سے یہ دباؤ ختم ہو گیا جس سے بار برداری کی لاگت بھی کم ہو گئی (شکل 6.11)۔<sup>13</sup>

### شکل 6.10: درآمدی کنٹینروں کی تعداد



Source: Bloomberg and State Bank of Pakistan

### شکل 6.11: شپنگ کے عالمی اخراجات اور بار برداری لاگت



Source: Bloomberg and State Bank of Pakistan

دوسری طرف، سفر سے منسلک خدمات کی درآمد میں اضافہ ہوا اور وہ مالی سال 23ء کے دوران 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ سال 1.4 ارب ڈالر رہی تھیں۔ بین الاقوامی پروازیں بحال ہونے سے خاص طور پر تعلیم اور مذہبی

کی ادائیگیاں کم ہونے سے ہوئی جس کا سبب ایشیا کی پست درآمدات تھیں (جدول 6.2)۔ اس کی تصدیق سال کے دوران درآمدات کے کنٹینرز کی تعداد میں کمی سے بھی ہوتی ہے (شکل 6.10)۔ مزید برآں، شپنگ کے عالمی نرخوں میں کووڈ 19 سے پہلے کی سطح تک کمی ہوئی، اس نے بھی بار برداری کی ادائیگیاں کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 22ء میں کووڈ کے بعد عالمی تجارت کے بڑھتے ہوئے حجم کے ساتھ بار برداری کی لاگت بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھی جس سے بار برداری کی شرحوں پر دباؤ پڑا

### جدول 6.2: خدمات کے تجارتی کھاتے کی تفصیل

ملین ڈالر

درآمدات (د)	برآمدات (ب)	تجارتی توازن (ب-د)	
مالی سال 23ء	مالی سال 23ء	گذشتہ برس کی نسبت تبدیلی	مالی سال 23ء
3,917.2	893.9	79.9	-3,023.3
3,372.6	250.5	103.9	-2,605.9
785.0	419.7	-7.7	-329.3
51.4	24.1	-8.8	-27.3
1,878.2	974.0	431.8	-904.2
337.9	11.6	0.8	-325.8
1,525.9	948.5	423.9	-577.0
298.0	2,593.3	-25,706	2,295.3
37.5	488.8	-15.7	451.2
253.9	2,099.0	-10.4	1,845.1
8,063.4	7,303.0	200.6	-760.5

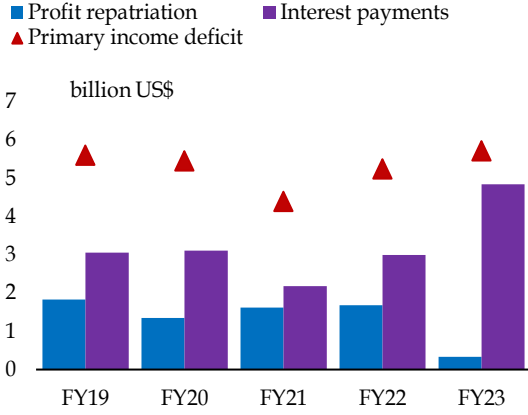
ماخذ: بینک دولت پاکستان

<sup>13</sup> بار برداری کا عنصر مالی سال 23ء میں نسبتاً پست 4.1 فیصد رہا جو گذشتہ سال 5.2 فیصد تھا۔

آئی کا اختتام<sup>14</sup> شامل ہیں، جن کے نتیجے میں طویل مدتی اور قلیل مدتی قرضے دونوں کی واپسی ایک ساتھ کرنا پڑی۔

مقاصد کے لیے ذاتی فضائی سفر پر ادائیگیوں میں مالی سال 22ء کی نسبت 33.1 فیصد اضافہ ہو گیا۔ اس اضافے میں تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے اثرات بھی شامل ہیں جنہوں نے ایئر لائنوں کے ٹکٹ مہنگے کر دیے۔

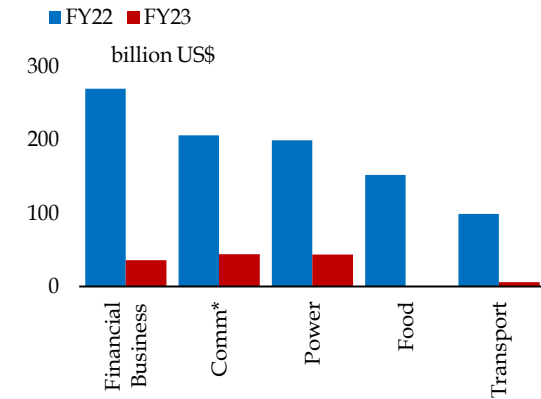
### شکل 6.13: پاکستان کا بنیادی آمدنی کھاتہ



Source: State Bank of Pakistan

تاہم مالی سال 23ء کے دوران منافع کی واپسی کمی کے بعد 33.1 ملین ڈالر رہ گئی جبکہ گذشتہ سال 1.7 ارب ڈالر رہی تھی۔ منافع کی واپسی میں اس کمی کے جزوی اسباب مالی سال 23ء کے دوران زرمبادلہ میں رکاوٹیں، اور ملکی معیشت میں سست روی کے باعث بعض غیر ملکی کارپوریشنوں کے منافع میں کمی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ شعبہ وار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ منافع کی واپسی میں اس کمی میں سرفہرست مالی ادارے ہیں، جن کے بعد مواصلات (خصوصاً ٹیلی مواصلات)، بجلی (خصوصاً تھرمل بجلی)، اور غذائی شعبہ ہیں (شکل 6.14)۔

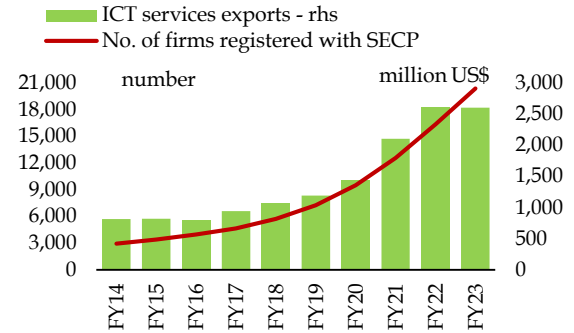
### شکل 6.14: منافع کی واپسی بلحاظ شعبہ



\*Communications

Source: State Bank of Pakistan

### شکل 6.12: آئی سی ٹی خدمات والی فرموں کی نمو اور برآمدات



Sources: Securities & Exchange Commission of Pakistan and State Bank of Pakistan

### بنیادی آمدنی کا کھاتہ

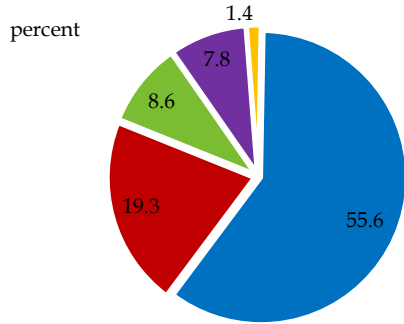
بنیادی آمدنی کا خسارہ مالی سال 23ء کے دوران بڑھ کر 5.7 ارب ڈالر ہو گیا جو گذشتہ سال 5.2 ارب ڈالر تھا۔ یہ اضافہ بڑی حد تک زرمبادلہ کے قرضوں پر سود کی بلند ادائیگیوں کی بنا پر ہوا جس نے بیرونی سرمایہ کاری پر ہونے والے منافع کی واپسی میں کمی کا ازالہ کر دیا (شکل 6.13)۔ بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی مالی سال 23ء کے دوران بڑھ کر 4.8 ارب ڈالر ہو گئی جو مالی سال 22ء میں 3.0 ارب ڈالر تھی۔ سود کی ادائیگیوں میں اضافے کی بڑی وجہ بین الاقوامی عوامل ہیں جن میں دنیا بھر میں بیک وقت زری سختی، اور ڈی ایس ایس

<sup>14</sup> ماسوائے جنوبی کوریا کے۔ (www.ead.gov.pk/NewsDetail/OGFkNWU3MDQtYTRiZC00ZjA5LWJkY2YtMG11MDY0YjZhZTQ1)

پروازیں بحال ہو گئیں تو امکان ہے کہ بے ضابطہ ذرائع سے بھی کچھ ترسیلات ملک میں پہنچنے لگی ہوں گی، کیونکہ مزدور طبقے کے بہت سے افراد (خصوصاً سعودی عرب اور عرب امارات میں مقیم کارکن) ملک کو ترسیلات بھجوانے میں ذاتی روابط اور تعلقات پر بھروسہ کرتے ہیں۔

#### شکل 6.16: پاکستانی تارکین کے پسندیدہ ترین پانچ ممالک - مالی سال 23ء

■ Saudi Arabia ■ UAE ■ Oman ■ Qatar ■ Bahrain



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

ترسیلات میں کمی کے رجحان کے برعکس بیورو آف امیگریشن اینڈ اوور سیز ایمپلائمنٹ (بی ای او ای) اور اوور سیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کے ذریعے 0.8 ملین پاکستانی کارکنوں نے مالی سال 23ء کے دوران اپنا اندراج کرایا۔ ان کارکنوں میں سے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اومان اور قطر کے لیے بالترتیب 55.6 فیصد، 19.3 فیصد، 8.6 فیصد اور 7.8 فیصد نے اندراج کرایا (بکس 6.2) (شکل 6.16)۔

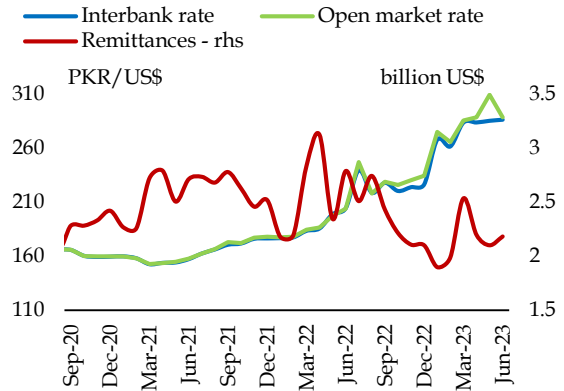
ترسیلات وصول کرنے والے اہم ملکوں کی ترسیلات میں مالی سال 23ء کے دوران اضافہ ہوا، تاہم پاکستان اور مصر کی ترسیلات خاصی کم ہو گئیں (شکل 6.17)۔ ان دونوں ملکوں کی بین البینک اور اوپن مارکیٹ کی مبادلہ شرحوں میں بہت فرق پایا گیا۔

عالمی بینک کے تخمینوں کے مطابق پست اور متوسط آمدنی والے ملکوں (ایل ایم آئی سی) کو ترسیلات کا بہاؤ 2022ء میں 8 فیصد اضافے سے 647 ارب ڈالر ہو گیا۔ یہ ترسیلات ان ملکوں کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، باضابطہ ترقیاتی تعاون (اوڈی اے) اور جزو دانی سرمایہ کاری کی رقوم کی نسبت زیادہ بڑا ذریعہ رہیں۔ اس نمو کو پیشتر مدد مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران

#### کارکنوں کی ترسیلات

مالی سال 23ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں کمی آئی جو گذشتہ چھ سال میں پہلی کمی ہے۔ مالی سال 22ء میں 31.3 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلندی پر پہنچ کر ترسیلات زیر جائزہ سال میں 13.6 فیصد کمی سے 27 ارب ڈالر تک گر گئیں۔ تمام اہم مراکز سے، ماسوائے امریکہ کے، ترسیلات کا بہاؤ کم ہوا۔ مالی سال 23ء کے دوران موصولہ سالانہ ترسیلات کی بنیاد پر سعودی عرب، عرب امارات، برطانیہ اور امریکہ ترسیلات کی سرفہرست راہداریاں تھیں (جدول 6.3)۔

#### شکل 6.15: ترسیلات زر اور شرح مبادلہ



Source: State Bank of Pakistan

کووڈ 19 کی عالمی وبا کے دوران اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دینے کے لیے مالیاتی تعاون کے ماند پڑنے کے اثرات کے ساتھ ساتھ زائد مہنگائی کو محدود رکھنے کے لیے زری سکڑاؤ کے نتیجے میں بھی بلند آمدنی والے ملکوں میں اقتصادی سست روی آنے لگی۔ عالمی سطح پر اس سست روی کا خلیج تعاون کونسل کی ریاستوں پر بھی اثر پڑا چنانچہ تیل کی عالمی طلب کم ہو گئی اور خام تیل کے نرخ معتدل ہو گئے۔ جہاں اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی سے ملازمتوں کے مواقع کم ہوئے، وہیں بڑھتی مہنگائی اور بلند شرح سود سے بچت کم ہوئی۔ ان تمام عوامل کے مشترکہ اثرات سے وہاں مقیم پاکستانی کارکنوں کی ترسیلات گھٹ گئیں۔

عالمی سطح پر تبدیلیوں اور ملک میں غیر یقینی معاشی و سیاسی حالات کے علاوہ شرح مبادلہ میں زیادہ اتار چڑھاؤ، اور کرب مارکیٹ کا زائد پریمیم بھی باضابطہ ذرائع سے ترسیلات کی آمد میں کمی کا سبب بنا (شکل 6.15)۔ جب بین الاقوامی

جدول 6.3: اہم راہداریوں سے ترسیلات زر کی پاکستان آمد

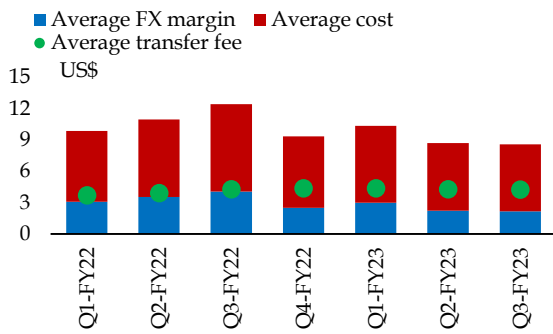
ملین ڈالر

مالی سال 2023ء میں فرق	مالی سال 2023ء	مالی سال 2022ء	مالی سال 2021ء	مالی سال 2020ء	
مطلق	فیصد				
0.1	4	3,091	3,087	2,600	1,743
-9.7	-436	4,057	4,493	4,091	2,569
4.2	21	530	509	432	392
-9.3	-45	443	488	423	240
-21.3	-160	593	753	598	340
-22.2	-157	551	708	595	313
-17.1	-2939	14,287	17,226	17,223	15,135
-16.9	-1308	6,446	7,754	7,726	6,613
-20.5	-1198	4,649	5,846	6,165	5,612
-12.0	-434	3,191	3,625	3,332	2,910
-13.4	-538	3,477	4,015	3,489	2,399
-13.6	-4251	27,028	31,279	29,450	23,132

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مشتمل ہوتی ہے۔ شکل 6.18 سے ظاہر ہے کہ اہم راہداریوں سے ترسیلات پاکستان بھجوانے کی اوسط لاگت میں آنے والے اتار چڑھاؤ کی بڑی وجہ زر مبادلہ کے اوسط مارجن میں ردوبدل ہے جبکہ منتقلی کی اوسط فیس کم و بیش برقرار رہی ہے۔<sup>16</sup>

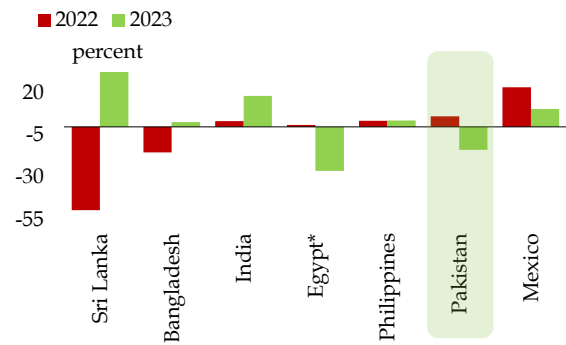
شکل 6.18: اہم راہداریوں\* سے ترسیلات\* پاکستان بھجنے کی لاگت



\*transaction amount of US\$ 200; #UAE, Saudi Arabia, USA & UK

Source: World Bank Remittance Prices

شکل 6.17: ترسیلات زر وصول کرنے والے اہم ملکوں میں نمو



Growth rate; \*Jul-Mar,

Sources: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

ہونے والی پیش رفت سے ملی۔<sup>15</sup> اسی طرح، جنوبی ایشیا کو ترسیلات کا بہاؤ 2022ء میں 176 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ اس میں بڑا حصہ بھارت کو ملا جس نے 100 ارب ڈالر ترسیلات کے حصول کا سنگ میل عبور کر لیا۔

ترسیلات پاکستان بھجوانے کی لاگت

ترسیلات بھجوانے کی لاگت دراصل منتقلی کی فیس اور زر مبادلہ کے مارجن پر

<sup>15</sup> جیسے امریکہ اور او ای سی ڈی ملکوں میں مضبوط لیبر مارکیٹ، خلیج تعاون کونسل میں تیل کی افراط اور قطر میں 2022ء کے فیفا عالمی کپ سے لیبر کی طلب میں اضافہ، اور روس کی طرف سے وسط ایشیائی ہمسایہ ملکوں کو ترسیلات میں تیزی سے اضافہ۔ نقل مکانی اور ترقی پر بریف 38، جون 2023ء (ماخذ: عالمی بینک)

<sup>16</sup> یہ ان ترسیلات کے لیے ہے جو بینک / مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے بھیجی گئیں اور جنہیں ٹی ٹی چارجز کی واپسی کی سرکاری اسکیم سے فائدہ ہوا، چنانچہ ترسیلات زر بھیجنے والے فرد پر کوئی فیس عائد نہیں ہوتی۔

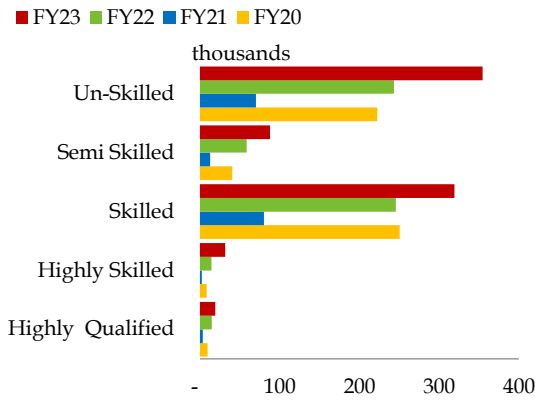
ہیں وہ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھا اور اگلی دوسہ ماہوں میں وہ کم ہوا۔

سعودی عرب، عرب امارات، امریکہ اور برطانیہ میں قائم رقوم منتقلی کے ادارے (ایم ٹی او) اور ایکسیچینج کمپنیاں زرمبادلہ کا جو اوسط مارجن وصول کرتی

### بکس 6.2: پاکستانیوں کی دوسرے ملکوں کی طرف نقل مکانی کے رجحانات<sup>17</sup>

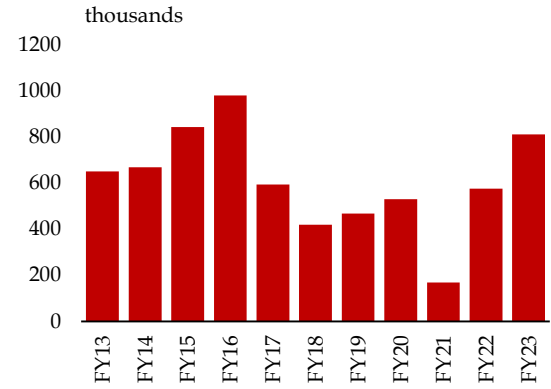
مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء میں پاکستان سے مزدوروں کی نقل مکانی اس سے پہلے کے دوروں کی نسبت نمایاں طور پر بڑھتی دیکھی گئی۔ تاہم، یورو آف امیگریشن اینڈ اور سیز ایسپلانمنٹ (بی ای او ای) کے سالانہ امیگریشن ڈیٹا کے مطابق، نقل مکانی میں حالیہ اضافہ اپنی نوعیت کا پہلا معاملہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی پاکستان سے اسی طرح کے اضافے ہوتے رہے ہیں، جیسے مالی سال 15ء اور مالی سال 16ء کے دوران (شکل 6.2.1)۔

### شکل 6.2.2: مزدوروں کی نقل مکانی بلحاظ ہنرمندی (م 20ء تا م 23ء)



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

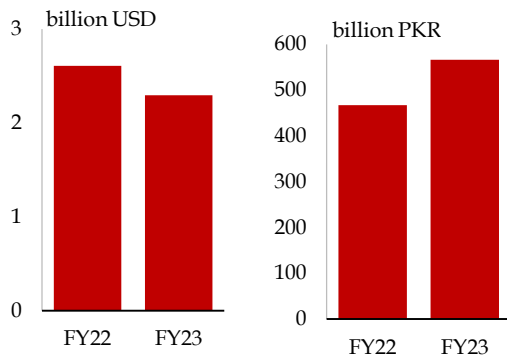
### شکل 6.2.1: پاکستان سے مزدوروں کی نقل مکانی کے رجحانات



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

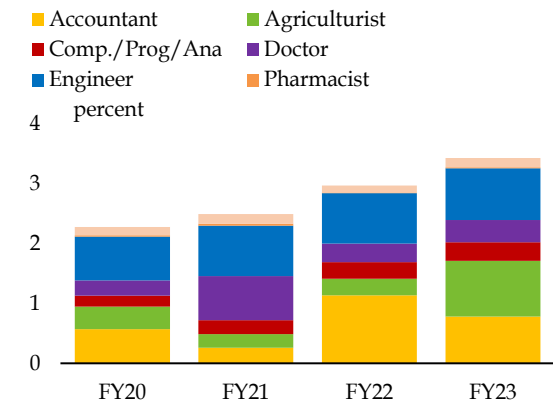
ہنرمندی کی ساخت کے لحاظ سے پاکستان سے مزدوروں کی نقل مکانی سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء اور مالی سال 23ء کے درمیان ہونے والی مجموعی نقل مکانی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ ہنرمند افرادی قوت کا حصہ اوسطاً صرف 2.0 فیصد ہے۔ مالی سال 21ء کے دوران نمایاں کمی آئی جس کے بعد مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے دوران ہر ہنرمندی کے تحت تارکین وطن کی تعداد میں اضافہ ہوا (شکل 6.2.2)۔ ترک وطن کرنے والوں میں حالیہ اضافے کی وجہ کو وڈ باکے بعد بین الاقوامی سفر کی بحالی اور میزبان معیشتوں کے دروازے کھلنا بھی ہو سکتا ہے۔

### شکل 6.2.4: کارکنوں کی ترسیلات امریکی ڈالر بمقابلہ پاکستانی روپے میں



Sources: State Bank of Pakistan

### شکل 6.2.3: پیشہ ور ہنرمندوں کی نقل مکانی



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

<sup>17</sup> یہ تجزیہ ملازمت کے لیے بیرون ملک جانے والے ان افراد کے ڈیٹا کی بنیاد پر کیا گیا ہے جنہوں نے بی ای او ای کے پاس اندراج کر رکھا ہے۔ یہ ڈیٹا ان کارکنوں کی تعداد کو شامل نہیں کرتا جو پاکستان واپس آ گئے۔

مالی سال 20ء سے مالی سال 23ء تک کے دوران پیشہ ورانہ شعبوں کے تحت آنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ ہنرمند کی شناخت کے حامل افراد کی نقل مکانی میں مجموعی طور پر اضافہ ہو رہا ہے (شکل 6.2.3)۔ چونکہ ان کا حصہ تارکین وطن میں بہت چھوٹا سا ہے، لہذا ترسیلات زر پر ان کا شاید ہی کوئی خاص اثر پڑ سکتا ہے۔ تاہم مالی سال 23ء کے دوران بیرون ملک ملازمت کے لیے بھرتی شدہ اعلیٰ پیشہ ور افراد زیادہ تر مزدور ہیں۔ مزید برآں موازنہ سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کے دوران امریکی ڈالر میں ترسیلات زر میں کمی آئی ہے، جبکہ پاکستانی روپے میں ترسیلات زر میں اضافے کا رجحان ہے (شکل 6.2.4)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ: (i) شرح مبادلہ میں کمی نے امریکی ڈالر میں ترسیلات زر کو کم کیا ہے، کیونکہ پچھلے سال کے مقابلے میں ڈالر کی کم رقم کے بدلے زیادہ پاکستانی روپے ترسیل کیے جاسکتے ہیں، اور (ii) مجموعی نقل مکانی میں مزدور کارکنوں کے مسلسل غلبے کا مطلب ہے ترسیلات کا اوسط حجم کم رہا اور اس وجہ سے امریکی ڈالر میں ترسیلات زر میں کمی واقع ہوئی۔ اگر مستقبل میں عالمی اور ملکی معاشی حالات بہتر ہونا شروع ہو جائیں تو بڑھتی ہوئی نقل مکانی پاکستان کی طرف آنے والی ترسیلات میں بہتری لاسکتی ہے۔

## مالی کھاتے

وقت زری سختی اپنالی اور پاکستان کی ریاستی درجہ بندی (sovereign ratings) میں تنزل آیا۔

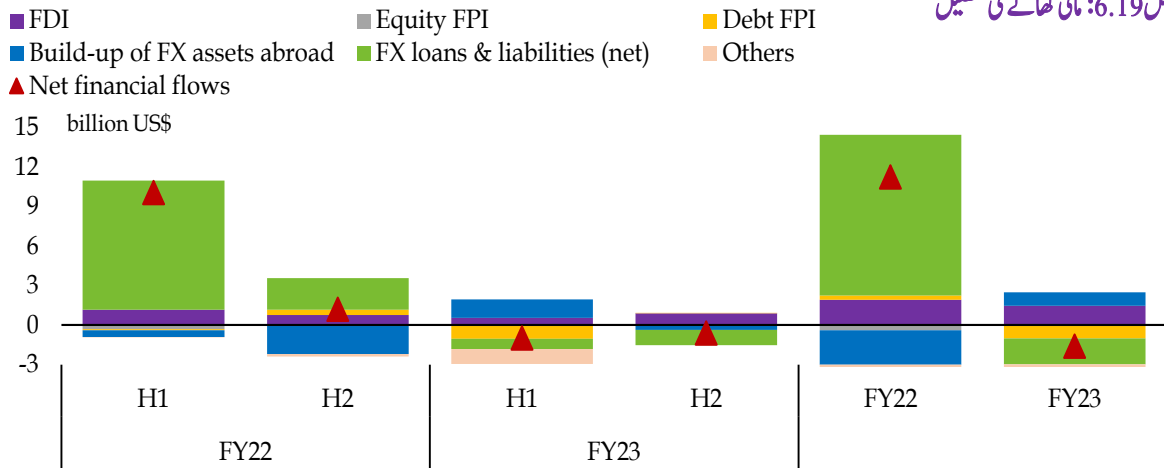
### بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری مالی سال 23ء کے دوران گر کر 1.5 ارب ڈالر رہ گئی جبکہ مالی سال 22ء کے دوران یہ 1.9 ارب ڈالر تھی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تخفیف کی وجوہات اقتصادی سست روی اور ملکی غیر یقینی کیفیت تھی۔ نیز، مالی سال 23ء کے دوران سی پیک سے منسلک منصوبوں کی تکمیل سے چین سے بجلی کے شعبے میں آنے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بھی گر گئی۔ تاہم، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 29.7 فیصد حصے کے ساتھ چین ہی حاوی رہا۔ اس کے بعد عرب امارات اور جاپان کا حصہ بالترتیب 12.4 اور 12.6 فیصد رہا۔

مالی سال 23ء کے دوران باضابطہ قرضوں کا اجرا کم ہونے، سرکاری اور نجی قرضوں کی بالاقساط ادائیگی نسبتاً بلند رہنے، اور نجی رقوم کی آمد کم ہونے کے بعد مالی کھاتے سے 1.8 ارب ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ مالی سال 22ء میں 11.3 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی (شکل 6.19)۔ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے نویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر کا اثر دیگر کثیر طرفہ اور دو طرفہ شرکا سے ملنے والی رقوم پر پڑا۔ اس کے نتیجے میں رقوم کی آمد میں تخفیف سے مالی سال 23ء کے دوران بیرونی کھاتے پر دباؤ بڑھنے لگا۔ اس دباؤ کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ بجٹ تخمینوں کے مطابق سال کے دوران جتنے قرضے ملنے تھے ان کا صرف 47.1 فیصد ہی مل سکا۔<sup>18</sup>

نجی رقوم کی آمد بھی گر گئی کیونکہ سیاسی وجوہات کی عالمی حالات میں تغیر اور ملکی حالات میں غیر یقینی تھی، اور شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ تھا۔ عالمی مالی حالات سے جزدانی رقوم کی آمد بالخصوص متاثر ہوئی کیونکہ بہت سے ملکوں نے بیک

## شکل 6.19: مالی کھاتے کی تفصیل

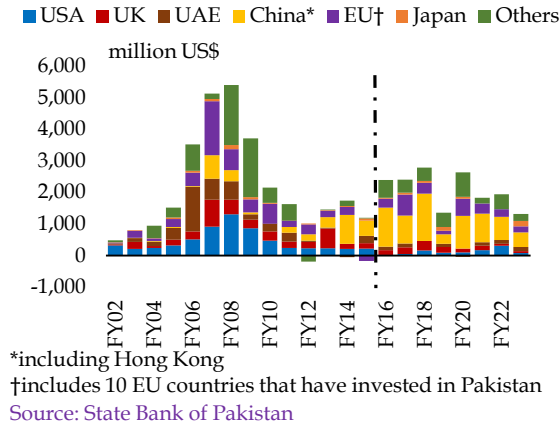


Source: State Bank of Pakistan

<sup>18</sup> مالی سال 23ء میں زرمبادلہ قرضوں کی حاصل ہونے والی رقم میں 116 فیصد کمی آئی۔

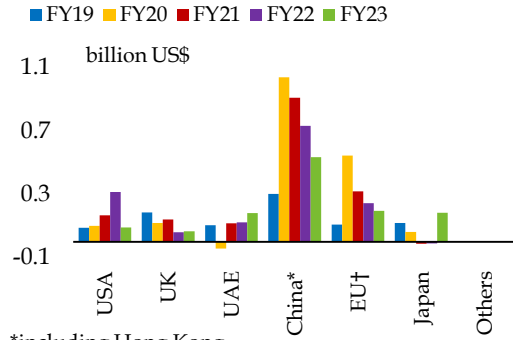
شعبوں کے لحاظ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مجموعی آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 23ء کے دوران بجلی کا شعبہ بدستور حاوی ہے، جس کے بعد مالی کاروبار، اور ذرائع نقل و حمل اور ان کے آلات کی باری آتی ہے۔ بجلی کے شعبے میں 660.2 ملین ڈالر رقم آئی جس میں بیشتر چین سے ملی، اس رقم کا زیادہ تر ذخیرہ سی پیک کے تحت کونسل سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں بشمول تھر کول بلاک پراجیکٹ کی جانب تھا جو مالی سال 23ء میں مکمل ہوا۔ بجلی کے شعبے میں رقوم فرانس سے بھی آئیں جن کا رخ نئے قائم ہونے والے بجلی گھر کی طرف تھا (شکل 6.21)۔

#### شکل 6.21: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے رجحانات



مالی کاروبار کو 348.8 ملین ڈالر کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی جس میں سے بیشتر بینکاری شعبے کو ملی۔ بعض بینکوں کے غیر ملکی شیئر ہولڈرز

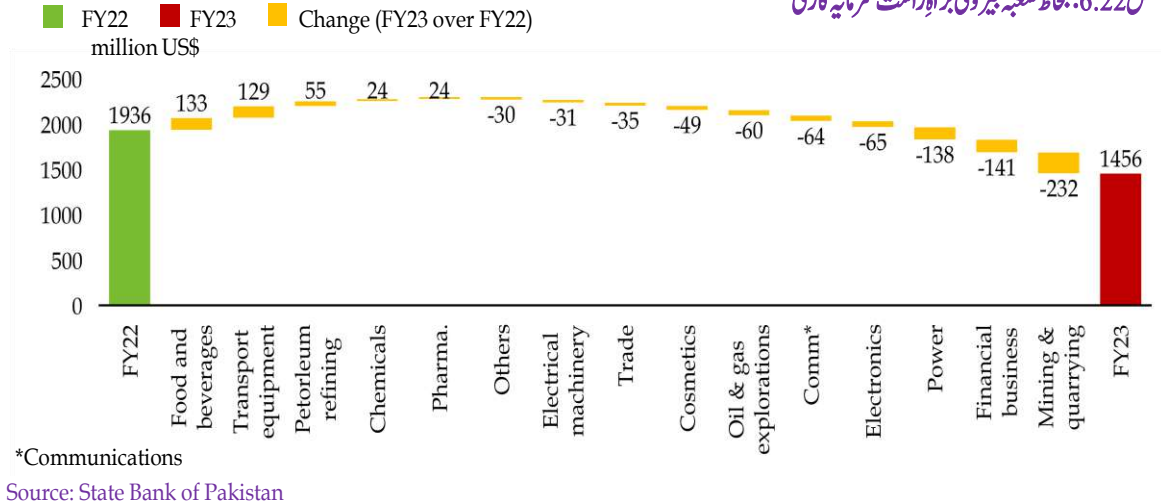
#### شکل 6.20: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی پاکستان آمد، بلحاظ ملک



Source: State Bank of Pakistan

گذشتہ کئی سال سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے ضمن میں پاکستان کے ذرائع چند ہی ملکوں اور شعبوں تک محدود ہیں۔ چین (بشمول ہانگ کانگ)، امریکہ، برطانیہ، جاپان، اور عرب امارات بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے اہم ذرائع رہے ہیں، جبکہ یورپی یونین کا کردار کم ہوتا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر راہداری کے آغاز سے سی پیک منصوبے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو نمایاں طور پر ملک میں راغب کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ برسوں کے دوران چین سے پاکستان آنے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا حجم بڑا تھا۔ اسی بنا پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری صرف سی پیک سے منسلک شعبوں میں مرکوز ہو کر رہی (شکل 6.20)۔ تاہم چونکہ یہ منصوبے تکمیل کے مرحلے پر پہنچ گئے اس لیے سرمایہ کاری کم ہونے لگی۔

#### شکل 6.22: بلحاظ شعبہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری





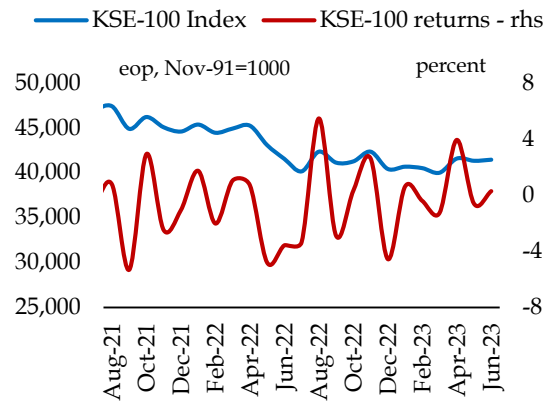
بنیادی طور پر ہانگ کانگ، اٹلی اور برطانیہ سے ہوئی۔ یہ تخفیف پاکستان میں توانائی کے ناقابل تجدید وسائل کی قدرتی کمی کے تناظر میں ہوئی جبکہ تیل و گیس کے نئے ذخائر نسبتاً کم دریافت ہوئے۔<sup>21</sup>

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

### پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 23ء کے دوران پاکستان سے بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج خاصاً زائد یعنی 1.0 ارب امریکی ڈالر رہا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ اخراج 79 ملین ڈالر تھا۔ مالی سال 23ء کے دوران تقریباً تمام اخراج دسمبر 2022ء میں عرصیت پوری کرنے والے صکوک بانڈ کی 1.0 ارب ڈالر یکبارگی واپسی (repayment) کی بنا پر ہوا۔ قرضے کے دیگر وثیقہ جات اور ایکویٹی میں رقوم کی آمد تقریباً اتنی ہی رہی اور آمد و اخراج کا معاملہ برابر رہا۔ خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی شعبہ وار تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ جن شعبوں سے رقوم کا اخراج ہوا ان میں کمرشل بینک، کھاد، سیمنٹ، خواک اور ذاتی دیکھ بھال کی مصنوعات شامل ہیں (شکل 6.23)۔

### شکل 6.24: کے ایس ای-100 اشاریہ



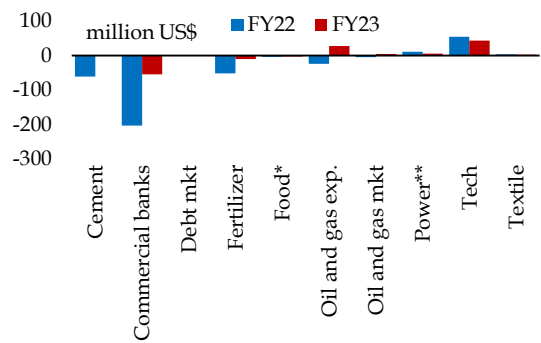
Sources: State Bank of Pakistan and Haver Analytics

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے تحت رقوم کی آمد ملکی اور بیرونی دونوں عوامل سے متاثر ہوئی۔ زائد مہنگائی کے ماحول میں کاروباری اداروں کے منافعوں میں پستی، بڑھتی ہوئی شرح سود اور کرنسی کی قدر میں کمی، بلند آمدنی والی فرموں پر

نے اپنی آمدنی واپس لے جانے کے بجائے دوبارہ سرمایہ کاری کا انتخاب کیا جس کی وجوہات شرح مبادلہ کی پست قدر اور زر مبادلہ کی رکاوٹیں تھیں۔

جہاں تک بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے اخراج کا سوال ہے تو مالی سال 23ء کے دوران سب سے بڑی کمی کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے سے ہوئی۔ اس کے بعد مواصلات، مالی کاروبار اور بجلی کے شعبوں سے اخراج ہوا (شکل 6.22)۔ کان کنی اور کوہ کنی سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے اخراج کی وضاحت ریکوڈیک کیس کے تصفیے سے ہوتی ہے جس کا تنازع حکومت اور ٹیٹھیان کا پر لمیٹڈ کے درمیان تھا۔<sup>19</sup>

### شکل 6.23: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کا خالص بہاؤ، بلحاظ شعبہ



\*food and personal care products

\*\*power generation and distribution

Source: National Clearing Company of Pakistan, Ltd

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا نمایاں طور پر مجموعی اخراج مواصلات کے شعبے سے بھی ہوا جس کا ایک سبب بھاری کارپوریٹ ٹیکس تھے، جبکہ فی صارف اوسط آمدنی (اے آر پی یو) بہت پست ہونے سے بھی ٹیلی مواصلات کی کمپنیوں کے لیے کمائی کے امکانات متاثر ہوئے۔ پاکستان میں مذکورہ ماہانہ اوسط 0.80 امریکی ڈالر، جبکہ عالمی ماہانہ اوسط 8.26 ڈالر ہے۔<sup>20</sup> مالی سال 23ء کے دوران مواصلاتی شعبے سے سرمایہ کاری کا بیشتر اخراج ناروے کی طرف ہوا، جس کے بعد عرب امارات، ملائیشیا اور چین کا نمبر ہے۔

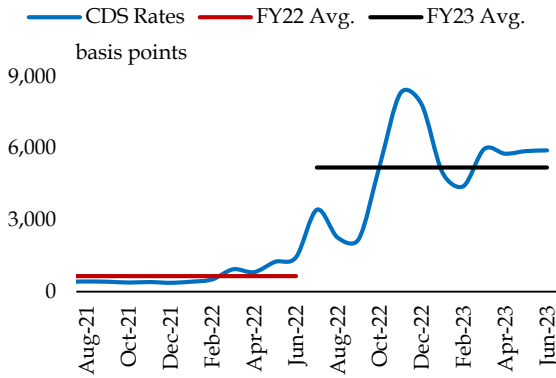
مالی سال 23ء کے دوران تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد میں گذشتہ سال کی نسبت مجموعی طور پر کمی آئی۔ یہ کمی

<sup>19</sup> ماخذ: یو این سی ٹی اے ڈی، انویسٹمنٹ پالیسی ہب (www.investmentpolicy.unctad.org/investment-dispute-settlement/cases/463/tethyan-copper-v-pakistan)

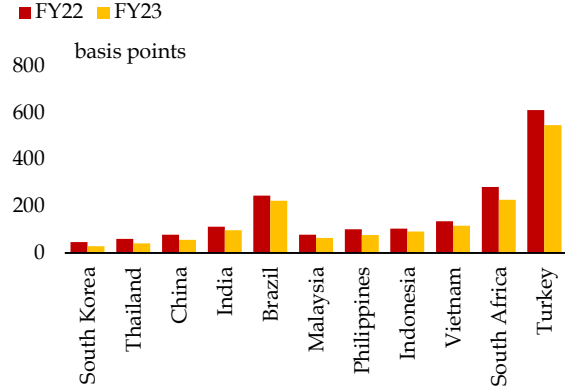
<sup>20</sup> جی ایس ایم اے ٹیلی جنس، 2022/23

<sup>21</sup> ماخذ: پاکستان انرجی آؤٹ لک رپورٹ، 2021ء تا 2030ء

شکل 6.25 (ب): پاکستان کی سی ڈی ایس شرحیں



شکل 6.25 (الف): اوسط سی ڈی ایس شرحیں



Source: Bloomberg

مالی سال 23ء کے دوران روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس سے بھی رقوم کا انخلا ہوا، اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (این پی سی) کے روایتی اور اسلامی دونوں ورژن میں سرمایہ کاری میں کمی آئی۔ اس کا بنیادی سبب ملکی غیر یقینی کیفیت اور بلند کنٹری ریسک تھا (شکل 6.26)۔ این پی سی پر منافع میں اضافے کے باوجود ایسا ہوا۔

#### زیر مبادلہ قرضے اور واجبات

مالی سال 23ء کے دوران زیر مبادلہ قرضوں کے خالص اخراج کی مالیت 2.1 ارب ڈالر رہی جبکہ گذشتہ سال کے دوران 12.2 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ دوران سال زیر مبادلہ قرضوں کا اجرا 10.7 ارب ڈالر ہوا جو تخمینہ شدہ 22.7 ارب ڈالر کا 47 فیصد بنتا ہے۔ جبکہ مالی سال 22ء کے دوران 15.2 ارب ڈالر کے قرضے ملے تھے (شکل 6.27)۔<sup>24</sup> اجرا کی تکمیل میں ہونے والی اس کمی کا بنیادی سبب ای ایف ایف کے تحت آئی ایم ایف کی قسط کے اجرا میں تاخیر تھی، جس کا اثر دیگر کثیر طرفہ اور دو طرفہ قرض دہندگان سے آنے والی رقوم پر بھی پڑا۔

کثیر طرفہ فریقوں سے آنے والے قرضے کی رقوم میں ایشیائی ترقیاتی بینک Building Resilience with Active کے نمایاں رہا جس کے

سپر ٹیکس، آئی ایم ایف پروگرام کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال، اور ملک کی سیاسی حالت وہ اہم عوامل تھے جنہوں نے ایکویٹی مارکیٹ کو دباؤ میں رکھا (شکل 6.24)۔<sup>22</sup> بیرونی عوامل میں سب سے نمایاں چیز دنیا بھر میں بلند شرح سود تھی جس کی وجہ سے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ملکوں سے رقوم کا اخراج ہوا اور پاکستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ اس کے علاوہ ایم ایس سی آئی کی جانب سے پاکستان کا درجہ فرنیچر مارکیٹ تک کم کرنے، اور مودی، فچ اور ایس اینڈ پی کی جانب سے کریڈٹ کی ریاستی درجہ بندی میں کمی کی وجہ سے بھی ملک میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی آمد میں کمی واقع ہوئی۔<sup>23</sup>

نیز، 2.0 ارب ڈالر کے بانڈ کا طے شدہ اجرا بھی ملکی اور بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں نامناسب صورتحال کی بنا پر شروع نہیں کیا جاسکا۔ ترقی یافتہ ملکوں میں بلند شرح سود، اور ملکی پالیسی کی غیر یقینی کیفیت کے سبب بانڈ کی یافت بڑھ گئی اور پاکستان کے کریڈٹ ڈیٹا سواپ (سی ڈی ایس) ریٹس میں اضافہ ہوا۔ سی ڈی ایس ریٹس ریکارڈ بلندی تک جا پہنچے، جو دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھے (شکل 6.25 الف اور ب)۔

<sup>22</sup> مالی استحکام کا جائزہ، بینک دولت پاکستان، 2022ء

<sup>23</sup> بالترتیب رائٹر، بلومبرگ اوپننگ کی طرف سے درجہ بندیاں (www.reuters.com/markets/asia/moodys-slashes-pakistans-rating-amid-payment-crisis-2023-02-28/).

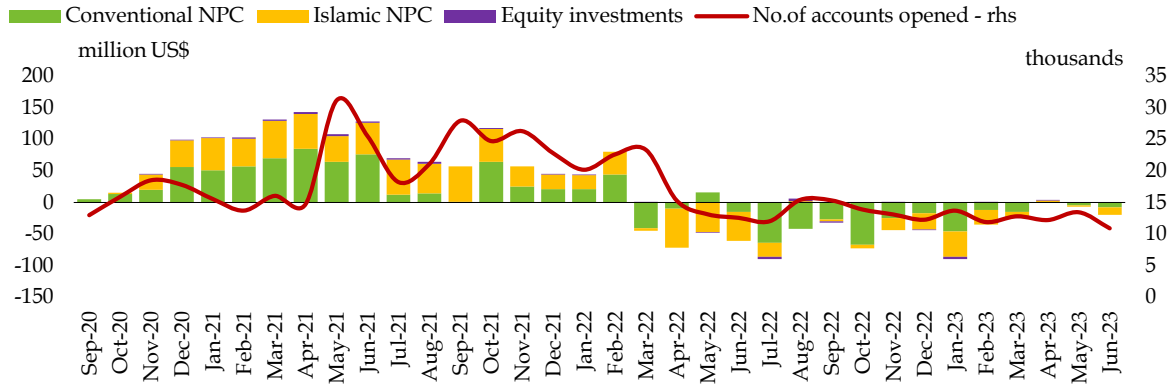
(www.bloomberg.com/news/articles/2022-12-22/pakistan-downgraded-by-s-p-as-fiscal-economic-outlook-worsens)

(www.fitchratings.com/research/sovereigns/fitch-downgrades-pakistan-to-ccc-14-02-

2023#:~:text=Fitch%20Ratings%20%2D%20Hong%20Kong%20%2D%2014,of%20'CCC%2B'%20or%20below)

<sup>24</sup> ماخذ: بیرونی اقتصادی امداد کے ماہانہ اجرا کی رپورٹ، جون 2023ء - اقتصادی امور ڈویژن

### شکل 6.26: روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کا بہاؤ

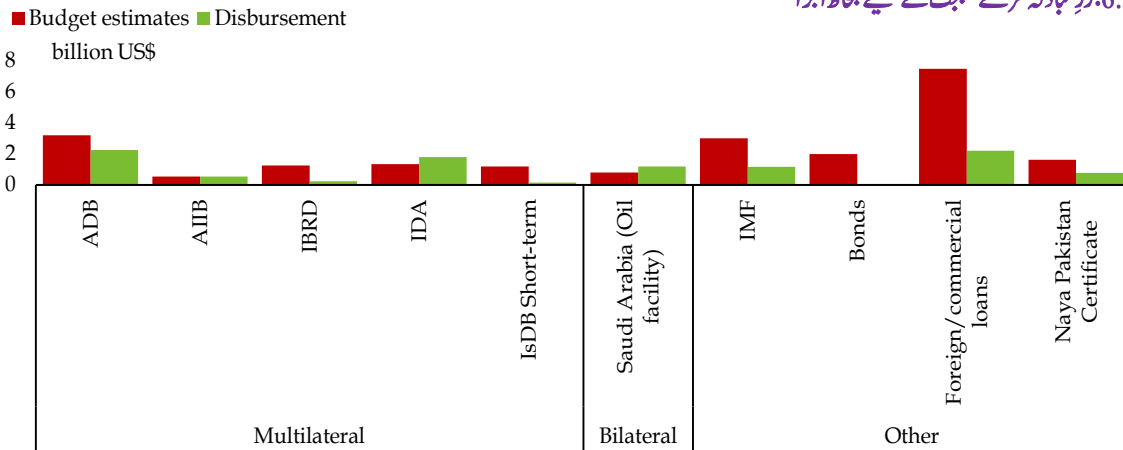


Source: State Bank of Pakistan

دو طرفہ قرضوں میں سب سے بڑی بیرونی رقم سعودی عرب سے تیل کی سہولت کی صورت میں 1.2 ارب ڈالر مالیت کی تھی۔ یہ سہولت سعودی مصنوعات (پٹرول) کے درآمدی منصوبے اور تیل کی مصنوعات کی درآمد کے لیے سعودی فنڈ برائے ترقی (ایس ایف ڈی) کے تحت ملی۔<sup>27</sup> آنے والی دیگر رقم میں 2.2 ارب ڈالر کے بیرونی تجارتی قرضے اور آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کے تحت 1.2 ارب ڈالر کا اجرا شامل تھا۔ تاہم ابتدا میں ایک اور طے شدہ قسط مالی سال 23ء کے دوران جاری ہونی تھی لیکن پاکستان میں جاری اقتصادی و سیاسی غیر یقینی کیفیت کے باعث اس میں تاخیر ہوئی۔ بہر حال جن چیزوں نے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کو تھوڑا کم کیا ان میں 7.0

Countercyclical Expenditures پروگرام کے تحت رقم ملیں۔ اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں اقتصادی افراتفری کے ذیلی اثرات کم کرنے کے لیے سماجی تحفظ کے اقدامات، کاروبار کے لیے اضافی معاونت، اور غذائی تحفظ کے لیے کوششیں کی جائیں۔<sup>25</sup> مالی سال 23ء کے دوران اس پروگرام کے 2.05 ارب ڈالر کی پوری رقم تقسیم کی گئی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک سے آنے والی رقم میں سماجی تحفظ کے مربوط ترقیاتی منصوبے (Integrated Social Protection Development Project) کی موصولہ رقم بھی شامل ہیں تاکہ 'احساس' پروگرام کے ترقیاتی مقاصد پر عملدرآمد میں حکومت کی کوششوں میں تعاون کیا جائے۔<sup>26</sup>

### شکل 6.27: زرمبادلہ قرضے - بجٹ کے تخمینے بلحاظ اجرا



Source: Economic Affairs Division

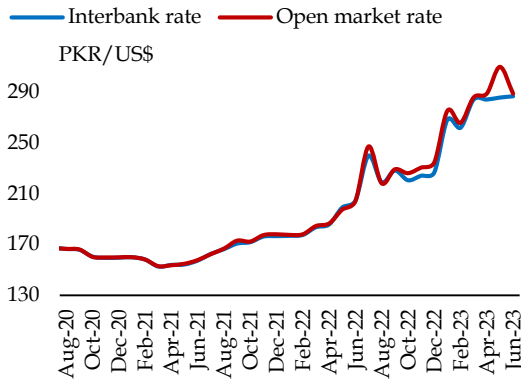
<sup>25</sup> Building Resilience with Active Countercyclical Expenditures Program, Asian Development Bank ([www.adb.org/projects/56148-001/main](http://www.adb.org/projects/56148-001/main))

<sup>26</sup> Integrated Social Protection Development Program, Asian Development Bank ([www.adb.org/projects/45233-007/main](http://www.adb.org/projects/45233-007/main))

<sup>27</sup> سعودی فنڈ برائے ترقی، اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام ([www.undp.org/pakistan/saudi-fund-development](http://www.undp.org/pakistan/saudi-fund-development))

میں مجموعی طور پر 5.3 ارب ڈالر کی آئی جس کے اسباب مقررہ ادائیگیوں کا بلند رہنا، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تخفیف، قرضہ تمسکات اور ایکویٹی تمسکات سے خالص اخراج، اور قرضے کا تخمینے سے کم اجرا ہیں۔ دوسری طرف، کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 920 ملین ڈالر کی آئی جس کی اہم وجوہات تجارتی ماکاری کے تحت رقوم کا اخراج، جو گزشتہ سال سے کم رہا، اور ایف ای-25 ڈپازٹس کی تقلیل ہے۔<sup>28</sup>

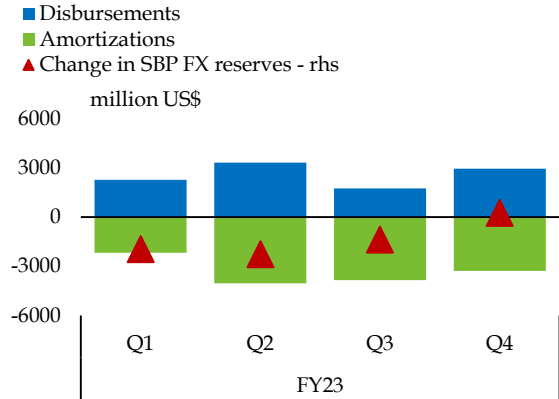
### شکل 6.29: شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ



Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زیر مبادلہ کے سیال ذخائر میں 2.0 ارب ڈالر کی آئی جس کی اہم وجہ 2.2 ارب ڈالر کے قرضوں کی قسط وار واپسی تھی۔ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے تحت 7 ویں اور 8 ویں جائزے کی تکمیل کے بعد 1.2 ارب ڈالر کی جو قسط ملی، اور دیگر کثیر طرفہ اور دوطرفہ رقوم کی آمد کے تحت جو 1.1 ارب ڈالر ملے، وہ اس واپسی کی وجہ سے مکمل طور پر زائل ہو گئے۔ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالی رقوم کی آمد اگرچہ طویل مدتی قرضوں کی بنا پر بڑھی، تاہم سہ ماہی قسط وار ادائیگی 4.0 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلندی تک جا پہنچی (بشمول تجارتی قرضوں کے تحت 2.3 ارب ڈالر کی واپسی اور صکوک بانڈ کے تحت 1.0 ارب ڈالر کی واپسی)، چنانچہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر آخر دسمبر 2022ء تک مزید 2.3 ارب ڈالر کی سے 5.6 ارب ڈالر رہ گئے۔ مالی سال 23ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قسط وار واپسی 3.8 ارب ڈالر کی ہوئی جبکہ باضابطہ رقوم کی آمد معمولی (1.7 ارب ڈالر) رہی۔ مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران کثیر طرفہ رقوم اور تجارتی قرضوں کی آمد میں کچھ اضافہ ہوا، نیز قسط وار واپسی پہلے سے کچھ کم

### شکل 6.28: اجراء، قسط وار واپسی اور زیر مبادلہ کے ذخائر



Source: State Bank of Pakistan

ارب ڈالر کے قرضوں کا اجرا اے ثانی (چین سے 4.0 ارب ڈالر اور سعودی عرب سے 3.0 ارب ڈالر) کے ساتھ ساتھ چین کے 1.3 ارب ڈالر تجارتی قرضے کی ری فنانسنگ شامل تھی۔

عالمی بینک سے آنے والی رقوم میں آئی بی آر ڈی سے 249 ملین ڈالر اور عالمی بینک کی بین الاقوامی ترقیاتی تنظیم (آئی ڈی اے) سے 1.8 ارب ڈالر شامل ہیں۔ آئی ڈی اے سے آنے والی بیشتر رقوم کو بی آئی ایس پی کے سلسلے میں Crisis Resilient Social Protection پروگرام کے لیے تقسیم کیا گیا۔ کچھ رقوم (161 ملین ڈالر) سیلاب سے پیشگی خبردار کرنے کا نظام مستحکم کرنے کے لیے محکمہ موسمیات کو دی گئیں، جبکہ 143 ملین ڈالر سندھ فلوڈ ایمرجنسی پروگرام کو دیے گئے۔ مالی سال 23ء کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک سے (طویل مدتی اور قلیل مدتی دونوں طرح کا) 161 ملین ڈالر کا قلیل مدتی قرضہ موصول ہوا۔

مالی سال 23ء میں باضابطہ قرضوں کی قسط وار واپسی کی مالیت 11.7 ارب ڈالر تھی جو گزشتہ سال 9.5 ارب ڈالر تھی۔ قسط وار واپسی کی بیشتر رقم حکومت کی طرف سے لیے گئے طویل مدتی قرضوں کی تھی، جن کی مالیت 10.4 ارب ڈالر تھی۔ قلیل مدتی قرضوں کی قسط وار واپسی مجموعی طور پر 1.3 ارب ڈالر رہی۔

### 6.3 شرح مبادلہ اور ذخائر

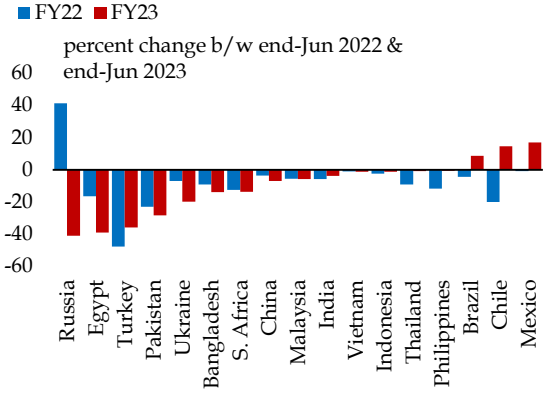
پاکستان کے زیر مبادلہ (foreign exchange) ذخائر مالی سال 23ء میں مسلسل دوسرے سال کم ہوئے۔ دوران سال اسٹیٹ بینک کے زیر مبادلہ ذخائر

<sup>28</sup> مالی سال 23ء کے دوران ایف ای-25 ڈپازٹس میں 718 ملین ڈالر کی آئی۔

ہوئی جس سے اسٹیٹ بینک کے مسلسل گرتے ہوئے سیال زر مبادلہ ذخائر سنبھلے اور وہ مسلسل چھ سہ ماہی گرنے کے بعد 259 ملین ڈالر بڑھ گئے (شکل 6.28)۔

مختلف ملکوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء میں میکسیکو، چلی اور برازیل جیسے لاطینی امریکہ کے چند ممالک کو چھوڑ کر بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں گری (شکل 6.30)۔ ان کرنسیوں کی قدر گرنے کا بڑا سبب امریکی ڈالر کا استحکام تھا، جو امریکہ کی زری سختی اور سرمایہ کاروں میں امریکی تسکات کی طلب سے آیا، چنانچہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ملکوں سے سرمائے کا اخراج ہوا۔<sup>30</sup>

#### شکل 6.30: ابھرتی ہوئی منڈیوں میں شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ



Source: Haver Analytics

اس عرصے کے دوران لاطینی امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں نامیہ موثر شرح مبادلہ میں اضافہ ہوا، جبکہ پاکستان ان ابھرتی ہوئی منڈیوں میں شامل تھا جہاں نامیہ موثر شرح مبادلہ نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں اضافے سے کہیں زیادہ گری۔ نامیہ موثر شرح مبادلہ میں پاکستان کی 26.3 فیصد کمی کا تعلق اس کے حربوں کی شرح میں اضافے (جیسے ویتنام کے معاملے میں) یا نسبتاً کم کمی (جیسے بھارت اور چین کے معاملے میں) سے بھی ہے۔ مزید برآں، ان حریف ممالک میں مہنگائی نسبتاً کم ہونے کی وجہ سے، پاکستان کے نسبتی اشاریہ قیمت میں سال کے دوران 18.8 فیصد اضافہ ہوا، جس نے ملک کی مسابقت کے نقطہ نظر سے بڑی نامیہ کمی کے اثرات گھٹا دیے۔ چنانچہ مالی سال 23ء کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ میں کمی صرف 7.5 فیصد تک محدود رہی (شکل 6.31)، جس نے دیگر عوامل کے ساتھ تجارتی خسارہ کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

بیرونی کھاتوں کے دباؤ، داخلی سیاسی غیر یقینی صورت حال اور امریکی ڈالر کے اشاریے کی مسلسل مضبوطی کے نتیجے میں مالی سال 23ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 28.5 فیصد کم ہو گئی۔ مالی سال کی صرف دوسری سہ ماہی کے دوران روپے کی قدر میں 0.6 فیصد سہ ماہی بہ سہ ماہی اضافے کے سوا<sup>29</sup> سال بھر روپے پر دباؤ رہا۔ بیرونی دباؤ کے تسلسل اور شرح مبادلہ میں منسلک اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں مالی سال 23ء کے دوران بین البینک اور اوپن مارکیٹ شرح مبادلہ کے درمیان تفاوت بھی بڑھ گیا۔ بین البینک ریٹ سے اوپن مارکیٹ ریٹ کا انحراف، خاص طور پر جو مالی سال 23ء کی دوسری اور چوتھی سہ ماہی کے دوران ہوا وہ دراصل موجودہ معاشی غیر یقینی، خاص طور پر آئی ایم ایف پروگرام سے متعلق صورت حال کی عکاسی کرتا ہے (شکل 6.29)۔ اس کے علاوہ چوتھی سہ ماہی میں زر مبادلہ کی طلب بڑھانے میں کچھ موسمی (seasonal) عوامل بھی شامل تھے۔ سیاحت سے متعلق معمول کے سفر کے علاوہ، اس سال حج پر جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ سعودی حکومت نے وبا کے بعد پہلی بار مکمل کوٹا کی اجازت دی۔

#### 6.4 تجارتی کھانہ<sup>31</sup>

مالی سال 23ء میں پاکستان کا (اشیا کا) تجارتی خسارہ 42.9 فیصد کمی سے 27.6 ارب ڈالر ہو گیا جو گذشتہ سال 48.4 ارب ڈالر تھا (شکل 6.32)۔ تجارتی توازن میں یہ نمایاں بہتری درآمدات میں وسیع البیناد کمی سے آئی جس کی وجہ زر مبادلہ کی رکاوٹیں، اور ان کے نتیجے میں حکومت اور اسٹیٹ بینک کے ملکی طلب پر قابو پانے اور زر مبادلہ میں کمی کو روکنے کے لیے پالیسی اور انتظامی اقدامات ہیں۔ برآمدات بھی عالمی اور ملکی عوامل کی وجہ سے گریں تاہم درآمدات کی نسبت ان میں کمی نسبتاً سست رفتار سے ہوئی (جدول 6.4)۔

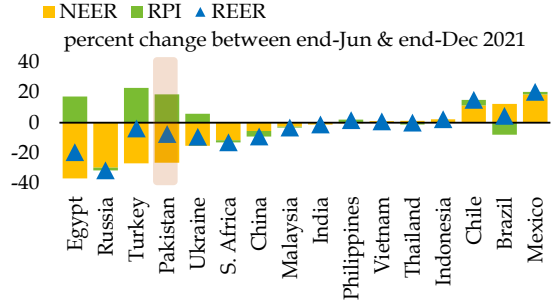
<sup>29</sup> مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کثیر فریقی رقوم کی آمد میں عارضی اضافے کے علاوہ سہ ماہی بہ سہ ماہی درآمدات بھی 19 فیصد کم ہو گئیں جو مالی سال 09ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سب سے بڑی تخفیف ہے۔ اس کی بنیادی وجہ درآمدات گھٹانے کے لیے گذشتہ مہینوں میں کیے گئے اقدامات ہیں۔

<sup>30</sup> Obstfeld, Maurice and H. Zhou. (2022). "The Global Dollar Cycle.", Brookings Papers on Economic Activity, Fall. 361-427.

<sup>31</sup> یہ سیکشن پی پی ایس کی جانب سے رپورٹ کردہ سٹم ڈیٹا پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں موجود معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا سے سیل نہیں کھائی، جو سیکشن 6.2 میں درج کیا گیا ہے۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے، ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح میں دیکھیے۔

اضافہ نہ ہو اور اس طرح پائیدار تجارتی توازن حاصل نہ کر لیا جائے۔ اس کے لیے اشیاء سازی اور زراعت کے شعبوں میں ان اہم ساختی مسائل کو حل کرنا ہو گا جن میں کم ہنر مند انسانی وسائل، روایتی طریقوں کا استعمال، اور برآمدات کی محدود منڈیاں شامل ہیں۔ نیز، یورپی یونین کی مارکیٹ میں جی ایس پی پلس کا درجہ برقرار رکھنا بھی برآمدی شعبے کے لیے اہم ہے، کیونکہ اس درجے کے تحت یورپی یونین کو پاکستان کی برآمدات پر ترجیحی درآمدی محصول عائد ہوتا ہے جس کی بنا پر اس درجے سے محروم ملکوں کی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان پر پاکستان کو مسابقتی فائدہ ہوتا ہے (بکس 6.3)۔

### شکل 6.3.1: ابھرتی ہوئی اہم منڈیوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں م س 23ء کے دوران فرق\*



\*JP Morgan effective exchange rates (deflated by CPI)  
Source: Haver Analytics

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں اس وقت تک استحکام نہیں آسکتا جب تک طویل مدتی طور پر برآمدات میں وسیع البینا اور پائیدار

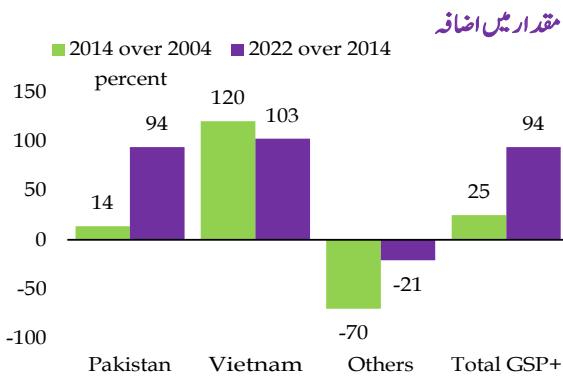
### بکس 6.3: جی ایس پی پلس کے درجے کے تحت پاکستان کی ٹیکسٹائل کی برآمدی کارکردگی

جی ایس پی پلس یورپی یونین کی جزائز ڈاسکیم آف پریفرنسز (جی ایس پی) کے تحت ایک خصوصی ترجیحی انتظام ہے، جی ایس پی پلس کا آغاز 2014ء میں کیا گیا تھا، اس کا مقصد کمزور پست اور پست متوسط آمدنی والی معیشتوں کو اضافی تجارتی فوائد فراہم کرنا تھا، خاص طور پر پائیدار ترقی، عمدہ نظم و نسق، غربت کے خاتمے اور عالمی معیشت میں شرکت ان کے لیے آسان بنانا اس کا مقصد تھا تاہم، ملنے والے فوائد اس بات سے مشروط تھے کہ وہ انسانی حقوق، مزدوروں کے حقوق، تحفظ ماحولیات، ماحول کی تبدیلی، اور عمدہ نظم و نسق سے متعلق 27 بنیادی بین الاقوامی روایات (کنونشن) کی سختی سے تعمیل کریں۔

جی ایس پی پلس پروگرام اہل ممالک کو دستیاب ٹیرف لائنز کے تحت یورپی یونین کی مارکیٹ تک ڈیوٹی فری رسائی دیتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جی ایس پی پلس سے مستفید ہونے والے پاکستان سمیت چھ دیگر کن ممالک کے لیے یورپی یونین کی اکثر ٹیرف لائنز پر درآمدی ڈیوٹی کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

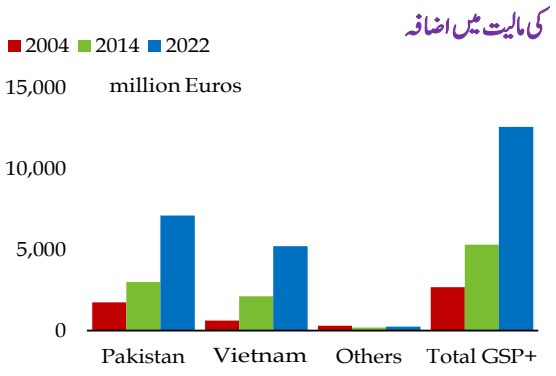
اس انتظام کے آغاز کے بعد سے پاکستان جی ایس پی پلس سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ملکوں میں سے ایک ہے، اور اس وقت یہ ان چھ ایشیائی ممالک میں سے ایک ہے جنہیں یہ خصوصی درجہ دیا گیا ہے۔ ان تمام ملکوں کا موجودہ جی ایس پی پلس درجہ دسمبر 2023ء تک موثر ہے۔ اس ترجیحی اسکیم سے دوبارہ استفادہ لینے کے لیے یورپی یونین کو نسل سے منظوری درکار ہوگی۔<sup>32</sup> اس بکس میں جی ایس پی پلس درجے کے تحت پاکستان کی تجارتی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے اور ملکی برآمدات بالخصوص ٹیکسٹائل برآمدات کو فروغ دینے میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جی ایس پی پلس کے تحت ترجیحی شرحوں سے یورپی یونین کے ساتھ پاکستان کے تجارتی تعلقات کو فروغ ملا ہے، جس سے ملبوسات اور کپڑے، گھریلو ٹیکسٹائل، کپڑے اور دھانگے، غذائی مصنوعات، چمڑے کے ملبوسات اور آلات جراحی،

### شکل 6.3.1 (ب): جی ایس پی پلس والے ملکوں کی ٹیکسٹائل برآمدات کی



Source: Eurostats

### شکل 6.3.1 (الف): جی ایس پی پلس والے ملکوں کی ٹیکسٹائل برآمدات کی

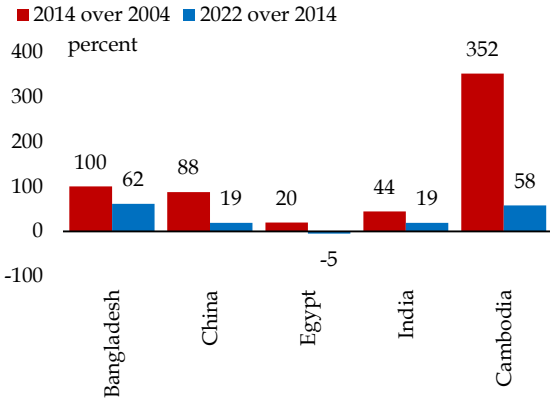


Source: Eurostats

<sup>32</sup> اسوائے ویت نام کے، جس کی مدت جنوری 2023ء میں ختم ہوئی۔



### شکل 6.3.2: نان جی ایس پی پلس حریف ملکوں کی برآمدات کی مقدار میں اضافہ



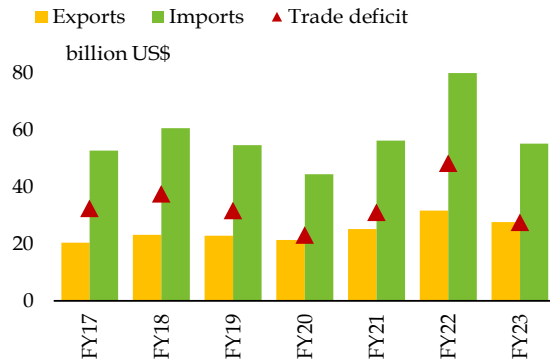
Source: Eurostats

وغیرہ جیسی 66 فیصد برآمدی مصنوعات کے زمروں کی ڈیوٹی فری رسائی ممکن ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ یورپی یونین کو پاکستان کی موجودہ برآمدات کا 78 فیصد سے زائد جی ایس پی پلس میں دی گئی ترجیحی درآمدی محصولات کے تحت ہوتا ہے۔ اس درجے کے تحت ملنے والے سازگار ماحول کے پیش نظر یورپی یونین کی مارکیٹ حالیہ برسوں میں پاکستان کی سب سے اہم برآمدی منزل کے طور پر ابھری ہے، خصوصاً ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے لیے، اور عالمی سطح پر ہماری ٹیکسٹائل شعبے کی مجموعی برآمدات کا 20 فیصد یورپی یونین کو جاتا ہے، جس کی مالیت تقریباً 7 ارب یورو ہے۔<sup>33</sup>

یورپی یونین کو ٹیکسٹائل برآمدات 2014ء میں 3.0 ارب یورو تھی جو 2022ء میں دگنی سے زائد بڑھ کر 7.1 ارب یورو ہو گئی۔ یہ اس عرصے میں 94.0 فیصد کا زبردست اضافہ ہے (شکل 6.3.1 الف)۔ جی ایس پی پلس میں شمولیت سے قبل یعنی 2004ء سے 2014ء تک کی شرح نمو دیکھی جائے تو اس کے مقابلے میں جی ایس پی پلس کا درجہ ملنے کے بعد پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے حجم میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے (شکل 6.3.1 ب)۔ مطلق طور پر دیکھا جائے تو دس سال کے عرصے میں 2022ء تک برآمدی حجم تقریباً دو گنا ہو گیا۔ دوسری جانب، اس عرصے کے دوران پاکستان نے عام ممالک کو جو ٹیکسٹائل برآمدی اس کے حجم میں اضافہ جی ایس پی پلس ممالک سے نسبتاً رفاہی (شکل 6.3.2)۔

یورپی یونین کی جانب سے رکن ممالک کے جی ایس پی پلس درجے کی وقتاً فوقتاً تجدید کی جاتی ہے جس کا انحصار 27 بنیادی بین الاقوامی روایات (کنونشن) پر تسلی بخش عمل درآمد کی تصدیق پر ہے۔ استفادہ کرنے والے تمام ملکوں کا موجودہ جی ایس پی پلس درجہ دسمبر 2023ء تک مؤثر ہے۔ اس ترجیحی اسکیم کی تجدید یورپی یونین کی منظوری سے مشروط ہے۔ لہذا پاکستان کے لیے اس رعایتی درجے کو جاری رکھنے کی خاطر ضروری ہے کہ وہ 27 بنیادی روایات کی تعمیل کے ساتھ ساتھ ان اضافی تقاضوں کو پورا کرے جو ماحولیاتی تحفظ اور آب و ہوا کی تبدیلی، جسمانی طور پر معذور افراد کو روزگار تک رسائی اور بچہ مزدوری کے خاتمے سے متعلق ہیں۔

### شکل 6.3.2: تجارتی کھانہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

### برآمدات

پاکستان کی مصنوعات کی برآمدات پہلی بار مالی سال 22ء میں 30 ارب ڈالر کا سنگ میل عبور کر گئی تھیں تاہم مالی سال 23ء کے دوران یہ 12.7 فیصد سکڑ کر 27.7 ارب ڈالر رہ گئیں۔ یہ سکڑاؤ طلب اور رسد دونوں عوامل کا نتیجہ تھا، کیونکہ پیداواری لاگت بڑھ گئی تھی، خام مال کی قلت تھی، سیلابوں کی بنا پر تعطل موجود تھا، زری سختی کے ماحول میں عالمی سطح پر معاشی سرگرمیوں میں سست روی تھی۔ علاوہ ازیں، زیر جائزہ عرصے میں پاکستانی روپے کی قدر گر رہی تھی چنانچہ برآمد کنندگان کو اپنے نرخوں کو از سر نو متعین کرنا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملبوسات کے برآمد کنندگان زیادہ آرڈر حاصل کر کے اپنے نقصانات کو پورا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ نان ٹیکسٹائل برآمدات 9.8 فیصد گر گئیں (شکل 6.3.3)۔ بحیثیت مجموعی حجم اور اکائی قیمتیں دونوں ایشیا کی پست برآمدات کا سبب بنے۔

سال کے دوران مجموعی برآمدات میں کمی کے رجحان کو جن چیزوں نے تقویت دی ان میں اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرح سود کو پالیسی ریٹ سے منسلک کرنا، کپاس کی پیداوار میں کمی اور قرضوں کی لاگت میں اضافہ شامل ہے، چنانچہ ٹیکسٹائل کے شعبے میں سست

<sup>33</sup> یورپی کمیشن: پاکستان کے ساتھ یورپی یونین کے تجارتی تعلقات۔ حقائق، اعداد و شمار اور تازہ ترین پیش رفت۔ (policy.trade.ec.europa.eu/eu-trade-relationships-country-and-region/countries-and-regions/pakistan\_en)

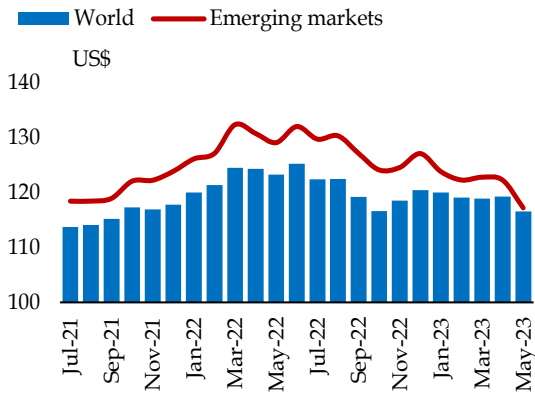


پر تعطل پڑا چنانچہ برآمدی آرڈر خصوصاً یورپی یونین اور امریکہ کے برآمدی آرڈر متبادل ملکوں، بشمول پاکستان کو مل گئے (شکل 6.35 الف اور ب)۔<sup>34</sup>

#### حجم کے اثرات

مالی سال 23ء کے دوران ملبوسات کے سوا تمام زمروں میں پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کا حجم تیزی سے کم ہوا۔ اس میں طلب اور رسد دونوں طرح کے عوامل کارفرما تھے۔ طلب کے پہلو سے، تمام روایتی منڈیوں میں سست روی تھی جس نے بیرونی طلب کو بری طرح متاثر کیا، چنانچہ برآمدی حجم میں کمی واقع ہوئی (شکل 6.36)۔ رسد کے پہلو سے، خام مال کی مقامی قیمتوں میں اضافے، توانائی کے بھاری نرخوں اور مالکاری کے زائد اخراجات نے مجموعی پیداواری لاگت بڑھا دی جس سے ٹیکسٹائل کے شعبے کو گزشتہ سال جیسی نمو کی رفتار کو جاری رکھنا دشوار ہو گیا۔ مزید برآں، سیلاب کی بنا پر فصلوں کو نقصانات ہوئے، خاص طور پر کپاس کو، چنانچہ ٹیکسٹائل کے شعبے کو کپاس جیسے بنیادی خام مال کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑا (شکل 6.37)۔

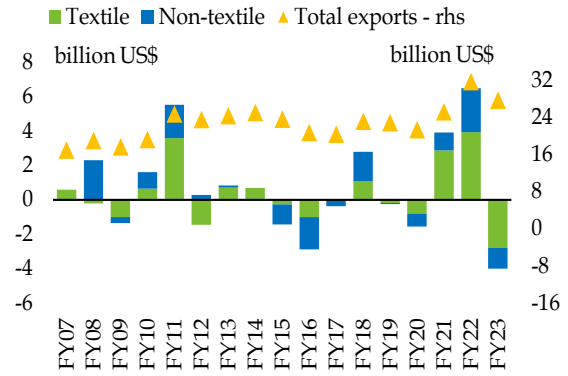
#### شکل 6.34: ابھرتی ہوئی معیشتوں سے برآمدات کی اکائی مالیت



Source: CBP World Trade Monitor

روی آئی۔ دوسری طرف، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں برآمد کنندگان کے لیے اکائی قدر کم ہو گئی (شکل 6.34)۔ برآمدی منزلوں کے لحاظ سے برآمدات میں کمی امریکہ، یورپی یونین، چین اور بنگلہ دیش سمیت تمام روایتی منڈیوں میں نمایاں تھی۔

#### شکل 6.33: پاکستانی مصنوعات کی برآمدات اور ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل برآمدات میں سال بھر فرق



Source: Pakistan Bureau of Statistics

#### ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 23ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات 14.6 فیصد کمی سے 16.5 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ مالی سال 22ء کے دوران 19.3 ارب ڈالر کی ٹیکسٹائل برآمدات ہوئی تھیں۔ اس طرح مجموعی برآمدات میں یہ تقریباً 70 فیصد کمی کا باعث بنیں۔ یہ کمی وسیع الہنیاد تھی کیونکہ تمام ہی اہم زمروں کی برآمد گزشتہ سال کی نسبت نمایاں طور پر کم ہوئی بشمول ملبوسات (ہوزری اور بننے بنائے گارمنٹس)، ہوم ٹیکسٹائل (بستر کی چادریں اور تولیے)، اور ٹیکسٹائل کی دیگر مصنوعات (جن میں واشنگ اور ڈش کلاتھ، پردے، میزپوش جیسی چیزیں شامل ہیں) (جدول 6.5)۔ تمام اہم زمروں کی ٹیکسٹائل برآمدات پست رہنے میں نرخوں اور حجم دونوں کا اثر کارفرما تھا، ماسوائے ملبوسات والے کپڑے کے جس کے حجم میں بحیثیت مجموعی اضافہ دیکھا گیا۔ جہاں تک ملبوسات کا تعلق ہے تو چین سے آنے والے سامان کی نقل و حمل میں کووڈ کی بنا

<sup>34</sup> چین سے امریکہ کو ملبوسات کی درآمدات میں گزشتہ سال کی نسبت 2022ء میں 2.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ جبکہ اسی عرصے میں باقی دنیا سے بھیجی گئی شپمنٹ میں اضافہ ہوا۔ ماخذ: امریکن جنگ ٹیکسٹائلز

جدول 6.4: توازن تجارت

ملین ڈالر

سال بادل فرق	مطلق	مالی سال 23ء	مالی سال 22ء	
-42.8	-20,759.1	-27,595.0	-48,354.1	تجارتی توازن
-12.6	-4,047.3	27,734.9	31,782.2	برآمدات
-14.6	-2,828.1	16,501.8	19,329.9	ٹیکسٹائل، جس میں سے
-12.2	-1,097.0	7,928.7	9,025.7	ملبوسات
-16.2	-713.0	3,691.2	4,404.2	گھریلو ٹیکسٹائل
-30.0	-362.5	844.3	1,206.8	سوتی دھاگہ
-9.7	-1,219.0	11,233.1	12,452.1	نان ٹیکسٹائل، جس میں سے
-14.5	-363.7	2,149.1	2,512.8	چاول
10.9	39.9	404.8	364.9	کھیلوں کا سامان
-31.0	-24,707.5	55,329.8	80,136.3	درآمدات
-36.8	-6,304.2	17,014.6	23,318.4	توانائی
-32.6	-18,502.2	38,315.2	56,817.6	غیر توانائی، جس میں سے
2.6	91.4	3,640.7	3,549.3	پام آئل
-46.8	-5,112.5	5,807.9	10,920.4	مشینری
-60.5	-2,695.3	1,758.2	4,453.5	ٹرانسپورٹ

ماخذ: پاکستان دفتر تجارت

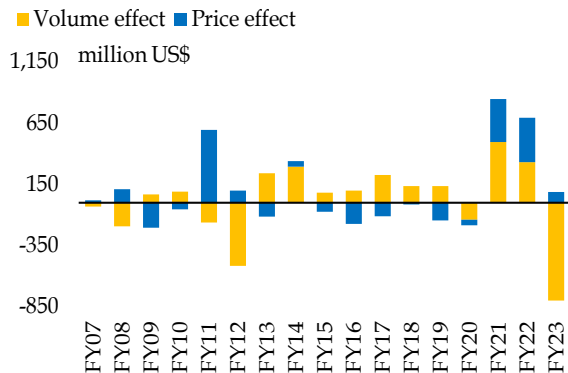
گنجائش پیدا ہونی کہ وہ قیمتیں گرا کر روپے میں اپنا منافع کم کریں تاکہ بھاری آرڈرز کی تعمیل کر کے فائدہ اٹھائیں (شکل 6.38 الف)۔

قیمت کے اثرات

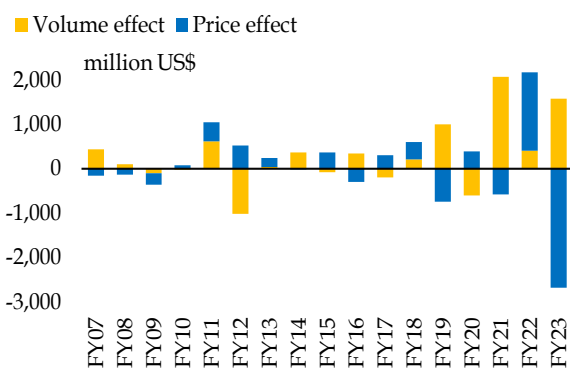
مالی سال 23ء کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی۔ بنیادی طور پر سپلائی چین اور لاجسٹک سرگرمیوں کے معمول کی طرف واپسی

مالی سال 23ء کے دوران ٹیکسٹائل میں ملبوسات کا برآمدی حجم 17.5 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال 3.0 فیصد بڑھا تھا۔ اس سال حجم میں اضافے کی اہم وجہ چین کے برآمدی آرڈرز کی دوسرے ملکوں بشمول پاکستان کی طرف منتقلی تھی۔ دریں اثنا پاکستانی روپے کی قدر گرنے سے برآمد کنندگان کے لیے

شکل 6.35 (ب): گھریلو ٹیکسٹائل کی برآمدات میں سال بادل فرق کی تفصیل



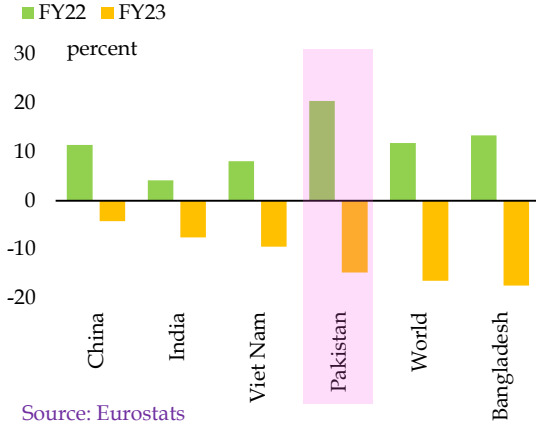
شکل 6.35 (الف): ملبوسات کی برآمدات میں سال بادل فرق کی تفصیل



Note: Sum of volume effect & price effect equals change during a given year

Source: Pakistan Bureau of Statistics

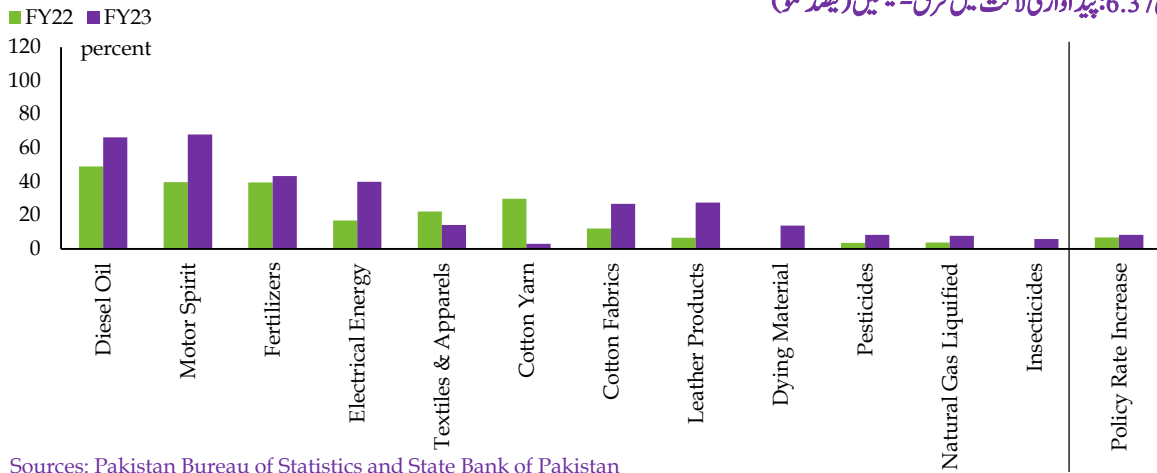
### شکل 6.36: گھریلو ٹیکسٹائل کے درآمدی حجم میں نمو-یورپی یونین



مزید اضافہ ہوا۔ پاکستانی برآمد کنندگان نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مصر کی مارکیٹ کا رخ کیا۔ اس کے نتیجے میں گوشت کی برآمدی وصولیاں مالی سال میں 25.1 فیصد اضافے کے ساتھ 426.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جو گذشتہ سال 341.0 ملین ڈالر تھیں۔

چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں نمایاں کمی دیکھی گئی، جو اس صنعت میں سست سرگرمی سے بھی ظاہر ہے۔ ٹینگ کے لیے درکار درآمدی کیمیکلز اور بجلی سمیت خام مال کی زائد لاگت نے پیداوار کم کر دی، چنانچہ مالی سال 23ء کے دوران چمڑے کی برآمدات میں 7.0 فیصد کمی واقع ہوئی، پچھلے سال 14.5 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 6.40)۔

مالی سال 23ء میں سینٹ اور کلنکر کی برآمدات میں 15.2 فیصد کمی درج کی گئی، خاص طور پر چین اور بنگلہ دیش کو کم شپمنٹ کی وجہ سے۔ حجم میں اس کمی کی



کی وجہ سے ایسا ہوا۔ خاص طور پر، گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 23ء کے دوران کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں 40 فیصد نمایاں کمی آئی، اس سے پیداواری لاگت کم ہوئی اور کپاس سے بنے ملبوسات کی برآمدی قیمتوں میں عالمی سطح پر اثرات ظاہر ہوئے (شکل 6.38)۔

### نان ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کی وجہ پست برآمدی حجم تھا

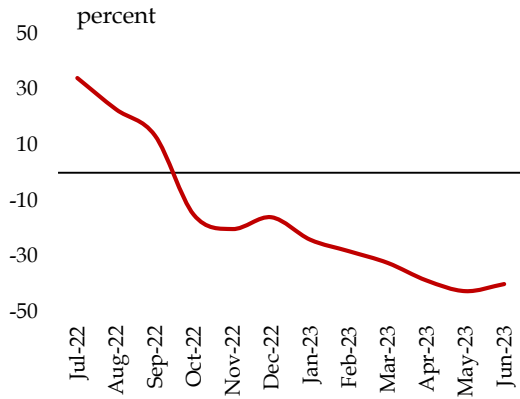
نان ٹیکسٹائل برآمدات مالی سال 23ء کے دوران 9.8 فیصد کمی سے 11.2 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ گذشتہ سال یہ 12.5 ارب ڈالر تھیں (جدول 6.6)۔ زرعی و غذائی مصنوعات میں یہ کمی نمایاں تھی کیونکہ سیلاب سے زرعی پیداوار کا نقصان ہوا تھا۔ دیگر نان ٹیکسٹائل اشیاء میں کیمیکل کی برآمدات بھی کم ہوئیں کیونکہ خام مال کی لاگت بڑھنے سے برآمدی حجم گر گیا تھا۔

زرعی و غذائی مصنوعات کی برآمد میں چاول کی برآمدات میں نمایاں کمی آئی کیونکہ غیر باسستی چاول کی پیداوار سیلاب سے متاثر ہوئی۔ چنانچہ مالی سال 23ء کے دوران غیر باسستی چاول کی برآمدات بلند نرخوں کے باوجود 319.6 ملین ڈالر کم ہو گئی۔ بھارت نے اپنے یہاں بڑھتی ہوئی غذائی مہنگائی اور غذائی تحفظ کے پیش نظر ستمبر 2022ء میں چاول کی برآمد پر پابندی لگا دی چنانچہ عالمی سطح پر رسد رکاوٹوں کے سبب قیمتیں بڑھ گئیں (شکل 6.39)۔

دیگر اشیائے خوردنوش میں حکومت نے شوگر ملوں کو جنوری 2023ء میں ڈھائی لاکھ میٹرک ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی۔ مالی سال 23ء میں چینی کی برآمد سے 104.5 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔ اس کے علاوہ مالی سال کے دوران چین اور مصر سے نئے آرڈرز کی وجہ سے گوشت کی برآمدات میں

### شکل 6.37: پیداواری لاگت میں فرق - قیمتیں (فیصد نمو)

### شکل 6.38 (ب): بکپاس کی عالمی قیمتوں میں نمو



Source: World Bank

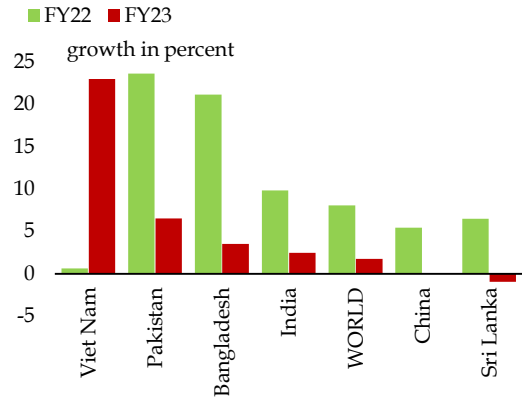
اور اسٹیٹ بینک کے انتظامی اور ضوابطی اقدامات کی بنا پر ایسا ہوا۔ تباہ کن سیلاب کے حالات میں ملکی طلب کا سست پڑ جانا، اور پالیسی میں سختی اس کے دیگر اسباب ہیں۔ نیز، پاکستانی روپے کی قدر گرنے سے بھی درآمدات کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

### توانائی کی درآمدات

توانائی کی درآمدات، جو مالی سال 22ء میں بنیادی طور پر خام تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے دگنی سے زائد ہو گئی تھیں، مالی سال 23ء میں 27.0 فیصد کم ہو کر 17.0 ارب امریکی ڈالر رہ گئیں۔ حجم کا اثر مثبت قیمت کے اثرات سے زیادہ واضح تھا۔ توانائی کی درآمدات<sup>35</sup> کا سبب حجم کا کم ہونا تھا (شکل 6.43)، جس سے اس کی کم طلب ظاہر ہوتی ہے، جیسا کہ صنعت، زراعت،

وجہ تعییراتی سرگرمیوں میں سست روی کے دوران چین میں کمزور طلب کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 23ء میں کھیلوں کے سامان خصوصاً فٹ بال کی برآمدات میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا جس کی وجہ نومبر اور دسمبر 2022ء میں فیفا ورلڈ کپ کے سبب اس کی زائد طلب ہے۔

### شکل 6.38 (الف): ملبوسات کی درآمدی مقدار میں نمو-یورپی یونین



Source: Eurostats

### درآمدات

مالی سال 23ء کے دوران درآمدات 31.0 فیصد کم ہو کر 55.3 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ مالی سال 22ء کے دوران 80.1 ارب ڈالر تھیں۔ توانائی اور غیر توانائی دونوں اجزاء کی درآمدات میں وسیع البنیاد کمی ہوئی (شکل 6.41)۔ اگرچہ سال کے آغاز پر توانائی کی درآمدات بلند رہیں تاہم سال گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں کمی آنے لگی (شکل 6.42)۔ دراصل حکومت

### جدول 6.5: ٹیکسٹائل شعبے کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

ملین ڈالر	مالی سال 22ء	مالی سال 23ء	فرق	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
ملبوسات	9,025.7	7,928.7	-1,097.0	1581.9	-2678.8
گھریلو ٹیکسٹائل	4,404.2	3,691.2	-713.0	-798.6	85.6
سوتی کپڑا	2,437.9	2,022.0	-415.9	-581.7	165.8
سوتی دھاگہ	1,206.8	844.3	-362.5	-200.9	-161.6
ٹیکسٹائل کی دیگر مصنوعات (ماسوائے تولیے اور بستری کی چادر کے)	849.1	692.5	-156.6		
ٹیکسٹائل کا دیگر سامان	761.4	713.1	-48.3		
مصنوعی ریشم اور مصنوعی ٹیکسٹائل	460.1	412.3	-47.8	-127.8	80.0
ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات	19,329.9	16,501.8	-2,827.1	-	-

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

<sup>35</sup> پٹرولیم مصنوعات اور خام پٹرولیم۔

جدول 6.6: تان ٹیکسٹائل اہم برآمدات  
ملین ڈالر

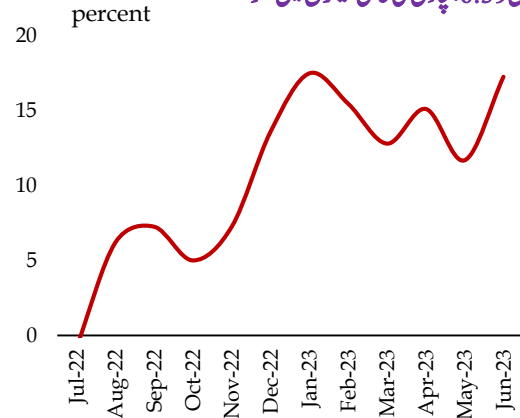
فرق	مالی سال 23ء	مالی سال 22ء	
-363.7	2,149.1	2,512.8	چاول، جس میں
-44.1	650.4	694.5	بامستی چاول
-319.6	1,498.7	1,818.3	غیر بامستی چاول
65.4	496.3	430.9	پھل اور پھلیوں کی مصنوعات
104.5	104.5	-	شکر
-193.9	283.4	477.3	پھل
-43.7	577.4	621.1	چمڑے کی مصنوعات
-182.1	1,387.0	1,569.1	کیمیائی
39.9	404.8	364.9	کھیلوں کا سامان
-1,219.0	11,233.1	12,452.1	تان ٹیکسٹائل مجموعی برآمدات

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

میں اپنی بلند ترین سطح پر تھیں، 81 فیصد کم ہو گئیں۔ خام تیل کی قیمتوں میں کمی طلب اور رسد کے ملے جلے عوامل کی وجہ سے ہوئی۔<sup>37</sup> قدرتی گیس کی قیمتوں میں کمی یورپ سے متعلق تبدیلیوں کی بنا پر واقع ہوئی، جیسے کم سردی کے سبب کم طلب، نسبتاً سستی جاپانی ایل این جی کی درآمد میں اضافہ، توانائی کے تحفظ پر بڑھتی ہوئی توجہ، اور روسی معدنی ایندھن (بشمول قدرتی گیس اور کونلہ) کی

ذرائع نقل و حمل، بجلی اور حکومت سمیت تمام شعبوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی پست فروخت سے اظہار ہوتا ہے جبکہ بجلی کے شعبے کی فروخت نصف سے زائد سکڑ رہی ہے (شکل 6.44)۔<sup>36</sup>

شکل 6.39: چاول کی عالمی قیمتوں میں نمو



Source: World Bank

مالی سال 23ء کے دوران توانائی کی قیمتیں بھی اپنی بلند ترین سطح سے کم ہوئیں۔ خام تیل کی اوسط قیمت جون 2022ء میں حالیہ بلند ترین سطح پر تھی اور جون 2023ء میں 37.0 فیصد کم ہو گئی جبکہ قدرتی گیس کی قیمتیں جو اگست 2022ء

شکل 6.40: درآمدی خام مال کی اکائی مائیتوں میں فرق (پاکستانی روپے میں، سال بھال فیصد نمو)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

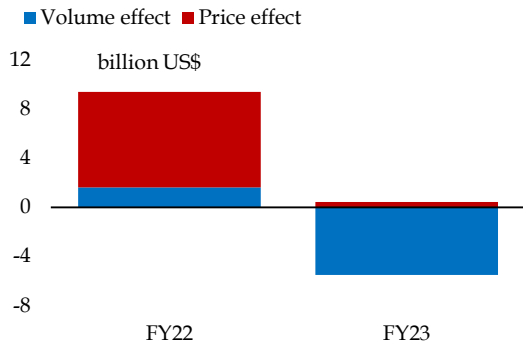
<sup>36</sup> آئل کمپنیوں کی مشاورتی کونسل ([www.ocac.org.pk/wp-content/uploads/2022/05/New-Jul-2022-Jun-2023-ENE-Pak.pdf](http://www.ocac.org.pk/wp-content/uploads/2022/05/New-Jul-2022-Jun-2023-ENE-Pak.pdf))

<sup>37</sup> جہاں تک طلب کا تعلق ہے تو امریکہ میں زری سختی، بیپکاری شے میں افزائگری، اور چین کی کمزور بحالی نے عالمی اقتصادی نمو اور تیل کی طلب کے سست رہنے کے خدشات پیدا کیے۔ روس کے پہلو سے، روس سے تیل کا بہاؤ توقع سے زیادہ رہنے کے سبب تیل کی عالمی فراہمی میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، گروپ آف سیون (جی 7) کے صنعتی ممالک کی طرف سے دسمبر 2022ء میں روس کے سمندری خام تیل اور فروری 2023ء میں تیل کی مصنوعات پر قیمتوں کی حد متعارف کرانے سے تیل کی قیمتوں میں کمی کا دباؤ پڑا۔

یورپ سے چین، بھارت اور دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ملکوں کو برآمدات۔

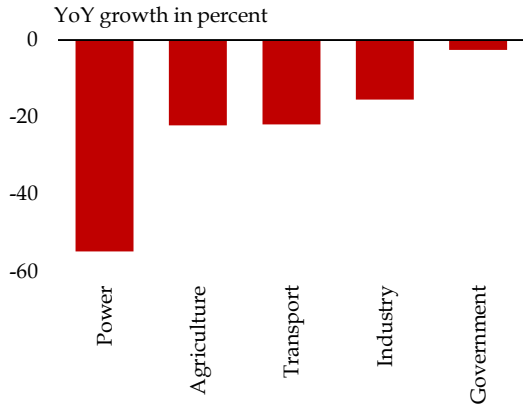
غیر توانائی درآمدات میں یہ وسیع البینا کی دراصل طلب کم کرنے کی پالیسیوں اور متعدد انتظامی اقدامات کا نتیجہ تھی، جیسے زرعی پالیسی کو سخت کرنا، اُن اشیاء کی فہرست میں اضافہ (چیپٹر 84 اور 85 کے ایچ ایس کوڈز کو شامل کر کے) جن کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری درکار ہوتی ہے، کئی اشیاء پر ریگولیٹری ڈیوٹی بڑھانا، بذریعہ کارڈ سرحد پار لین دین پر فی کس 30,000 امریکی ڈالر کی سالانہ حد کا نفاذ، ایکسیجیٹ کمپنیوں کے قواعد و ضوابط سخت کرنا، اور کیش مارجن برقرار رکھنے کی مدت مزید ایک سہ ماہی کے لیے مارچ 2023ء تک بڑھانا۔

شکل 6.43: توانائی کی درآمدات میں حجم اور قیمت کے اثرات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.44: مختلف شعبوں میں توانائی کی فروخت

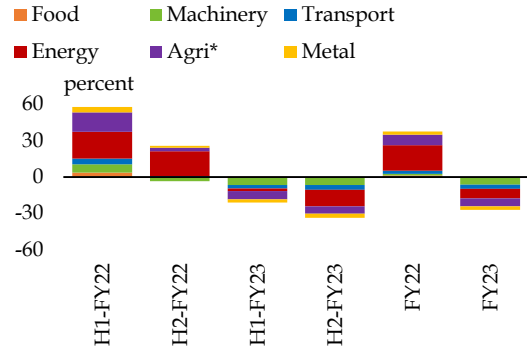


Source: Oil Companies Advisory Committee

زراعت اور کیمیکل

سال کے دوران زرعی اور کیمیاوی درآمدات میں تیزی سے کمی واقع ہوئی، جس نے درآمدات میں مجموعی طور پر 31 فیصد کمی میں 6.4 فیصدی درجے حصہ ڈالا (شکل 6.45)۔ اس گروپ کے اندر ادویہ مصنوعات کی درآمد میں 67.3 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کی بنیادی وجہ کووڈ ویکسین کی کم درآمدات ہیں۔

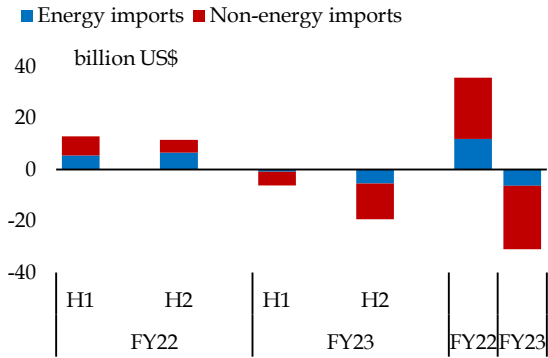
شکل 6.41: درآمدی نمونوں مختلف شعبوں کا کردار



\* Agri & other chemicals

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.42: توانائی اور غیر توانائی درآمدات میں سال بھر فرق



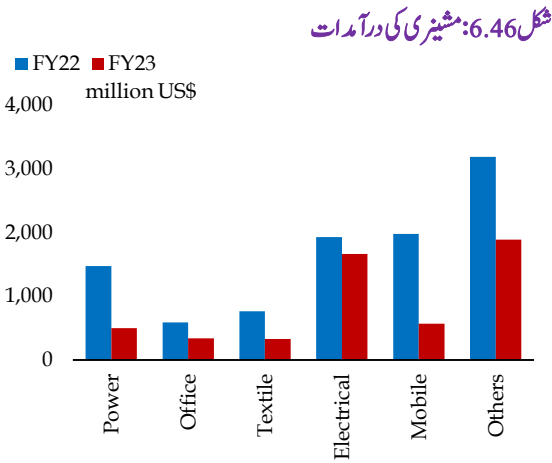
Source: Pakistan Bureau of Statistics

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 23ء کے دوران غیر توانائی درآمدات 32.6 فیصد کمی سے 38.3 ارب ڈالر رہ گئیں۔ اگرچہ غیر توانائی درآمدات کے تمام ہی گروپوں میں یہ کمی آئی تاہم زیادہ نمایاں زراعت اور کیمیکل (ادویاتی مصنوعات، دیگر کیمیکل اور پلاسٹک کا سامان) اور مشینری (موبائل فون اور بجلی بنانے والی مشینری) میں تھی جس کے بعد ٹرانسپورٹ (خصوصاً الگ الگ پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں)، اور دھات (لوہا اور فولاد / اسکرپ) کا گروپ تھا۔

ایل ٹی ایف ایف کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کیا جانا اور ٹی ای آر ایف کا خاتمہ شامل ہیں۔<sup>39</sup>

مشینری کی درآمدات میں مالی سال 23ء کے دوران سب سے بڑی یعنی 71.2 فیصد کمی موبائل فون کی درآمدات میں آئی۔ درآمدات میں کمی لانے کی خاطر جولائی 2022ء میں ضوابطی اقدامات کے سلسلے میں ان اشیاء کی فہرست میں ایچ ایس کوڈز کا پیپر 85 شامل کیا گیا (بشمول موبائل فون) جن کی ایل سی کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری درکار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان ادارہ ٹیلی مواصلات (پی ٹی اے) کے جاری کردہ موبائل ڈیوائس مینوفیکچرنگ (ایم ڈی ایم) ریگولیشنز 2021ء نے بھی موبائل فون کی ملک میں تیاری کی راہ ہموار کر دی جس کے نتیجے میں فون کے مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمد میں گزشتہ چند سال کے دوران نمایاں کمی آئی (شکل 6.46)۔<sup>40</sup> اسی طرح مالی سال 23ء کے دوران بجلی بنانے والی مشینری کی درآمد بھی 66.0 فیصد گر گئی کیونکہ درآمدات میں رکاوٹیں حاصل تھیں اور سی پیک کے تحت توانائی کے منصوبے بھی مکمل ہو چکے تھے۔<sup>41</sup>



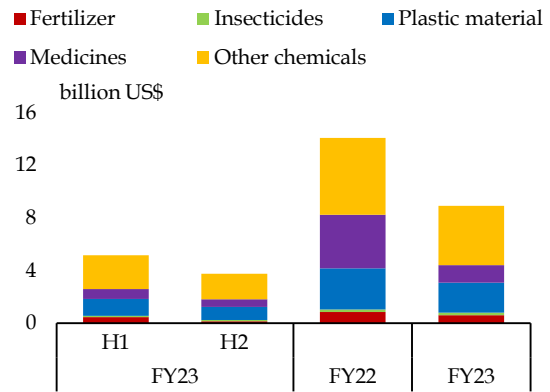
Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹرانسپورٹ

مالی سال 23ء کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کے تحت درآمدات 60.5 فیصد کم ہوئیں۔ اس کی وضاحت 40 فیصد سے زائد کاروں کی درآمد کم ہونے سے

چونکہ پلاسٹک کے سامان اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں زیادہ تر خام مال شامل ہوتا ہے، جو براہ راست پلاسٹک کے سامان کی ملکی پیداوار سے منسلک ہے، اس لیے ملکی معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے نتیجے میں پلاسٹک کے سامان اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں بالترتیب 27.5 فیصد اور 22.7 فیصد کی نمایاں کمی ہوئی۔

#### شکل 6.45: زرعی اور دیگر اقسام کے کیمیکلز کی درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کے دوران کھاد کی درآمدات میں 28.5 فیصد کمی آئی جس کی بنیادی وجہ ڈی اے پی کے درآمدی حجم میں نمایاں کمی ہے۔ مزید برآں، کھاد کی قیمتیں 2022ء میں اپنی بلند ترین سطح سے معتدل ہو گئیں، جبکہ یورپ میں امونیا کی پیداوار میں کٹوتی، روس اور بیلاروس پر پابندیوں اور چین میں مقامی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے برآمدی پابندیوں جیسے رسدی مسائل کے بیچ خریداری صلاحیت اور دستیابی جیسے عوامل کی بنا پر طلب کم ہوئی۔<sup>38</sup>

مشینری

مالی سال 23ء کے دوران مشینری کی درآمدات میں 46.8 فیصد کمی آئی جو بنیادی طور پر ضوابطی اور انتظامی اقدامات کا نتیجہ ہے، مثال کے طور پر مشینری گروپ کے اندر غیر ضروری اشیاء جیسے موبائل فون کی درآمد روکنے کے لیے ایل سی کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری کی ضرورت۔ جن دوسرے اقدامات نے مشینری کی درآمد کو متاثر کیا ان میں سخت زرعی پالیسی،

<sup>38</sup> ورلڈ بینک بلاگ (blogs.worldbank.org/opendata/fertilizer-prices-ease-affordability-and-availability-issues-linger)

<sup>39</sup> ٹی ای آر ایف کے تحت جاری کیے گئے معینہ سرمایہ کاری قرضے مالی سال 22ء میں 201 ارب روپے تھے جو جون مالی سال 23ء تک 54 ارب روپے رہ گئے۔

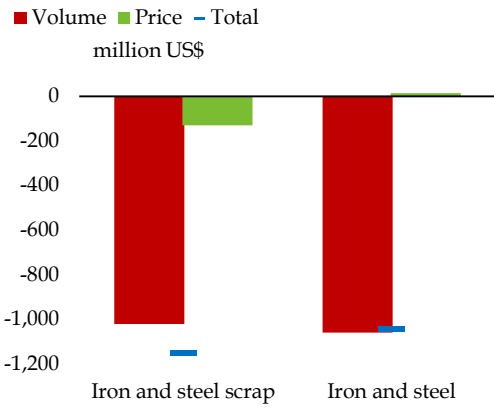
<sup>40</sup> پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی۔ سالانہ رپورٹ 2022ء

<sup>41</sup> ماخذ: cpec.gov.pk/energy



میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ دوسری طرف، لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی کم درآمدات کا سبب حجم اور نرخ دونوں میں ہونے والی کمی ہے (شکل 6.48)۔ لوہے کی کچھات کی عالمی قیمتوں کا بھی یہی رجحان رہا ہے۔ ماسوائے اُس وقت کے جب مالی سال 23ء کی تیسری سہ ماہی میں چین کی فولاد کی پیداوار بڑھنے سے لوہے کی کچھات (iron ore) کی بین الاقوامی طلب میں موسمی اضافہ ہو گیا تھا، اس کچھات کی عالمی قیمتیں جون 2023ء تک 25.0 فیصد گر گئیں جبکہ مارچ 2022ء میں یہ بلند ترین سطح پر تھیں۔

شکل 6.48: فولاد کی درآمدات پر حجم اور قیمت کا اثر



Source: Pakistan Bureau of Statistics

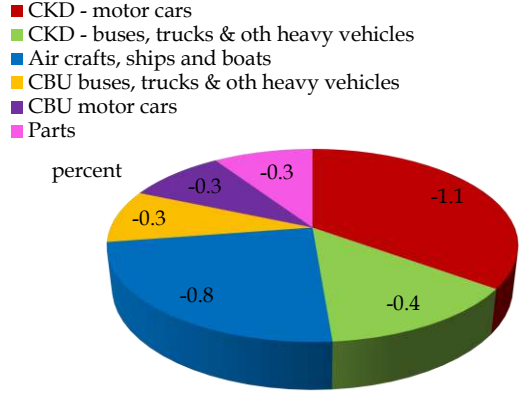
#### خوراک

مالی سال 23ء کے دوران خوراک کی درآمدات واجب سی یعنی ایک فیصد کم ہوئیں۔ اس کی بڑا سبب دوسرے غذائی گروپوں کی درآمدات میں ہونے والی کمی ہے جس کے اثرات کو دالوں، گندم، سویا بین اور پام آئل کی بڑھتی ہوئی درآمدات نے جزوی طور پر زائل کر دیا۔

پاکستان گندم کی درآمدات عام طور پر اگست کے آس پاس میں شروع کرتا ہے کیونکہ ملکی فصل اور گندم کی دستیاب رسد کے بارے میں ٹھوس معلومات اُس

ہوئی جو الگ الگ پروزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں اور مکمل ساختہ یونٹ کے طور پر بالترتیب 54.9 فیصد اور 72.9 فیصد کم درآمد کی گئیں (شکل 6.47)۔ اس کے علاوہ بھاری گاڑیوں کے بھی الگ الگ پروزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں اور مکمل ساختہ یونٹ کم درآمد کیے گئے۔

شکل 6.47: ٹرانسپورٹ گروپ کا درآمدی نمونہ حصہ - مالی سال 23ء



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اس کمی کے اہم عوامل زری پالیسی کی سختی، انتظامی اقدامات، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور ملکی قیمتیں تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے طلب میں آنے والی کمی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے کی درآمدات کم کرنے کے اقدامات میں مکمل ساختہ موٹر گاڑیوں کی درآمد پر ابتدائی پابندی، جس کا اعلان مئی 2022ء میں کیا گیا<sup>42</sup> شامل تھی۔ بعد ازاں جس کو اضافی ڈیوٹیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔<sup>43</sup> اس کے علاوہ صارفی مالکاری کے حوالے سے ترمیم شدہ ضابطوں (جن کا ستمبر 2021ء میں اعلان کیا گیا تھا)<sup>44</sup> اور بلند مالیت والی اشیائے سرمایہ کی ایل سی کھولنے سے قبل بینکوں کے لیے ایسٹ بینک کی منظوری لینے کی شرط بھی الگ الگ پروزوں کی شکل میں موٹر گاڑیوں کی درآمد میں کمی کا باعث بنی۔

#### دھاتیں

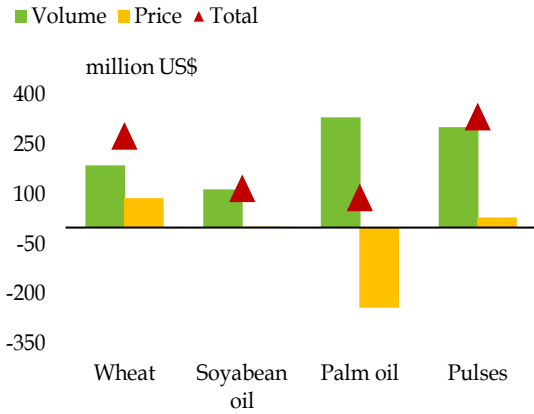
دھاتی گروپ کی درآمدات مالی سال 23ء کے دوران 36.4 فیصد کم ہو گئیں جس میں لوہے اور فولاد، اور ان کے اسکرپ کی کم درآمدات کا بڑا حصہ ہے کیونکہ تعمیراتی سرگرمیوں اور گاڑیوں کی فروخت میں تخفیف ہوئی۔ لوہے اور فولاد کی درآمدات میں کمی کا بنیادی سبب ان کے حجم میں کمی ہے کیونکہ نرخوں

<sup>42</sup> ماخذ: [www.commerce.gov.pk/wp-content/uploads/2022/05/SRO-Ban-on-Import-of-Luxury-and-N\\_essential-Items.pdf](http://www.commerce.gov.pk/wp-content/uploads/2022/05/SRO-Ban-on-Import-of-Luxury-and-N_essential-Items.pdf)

<sup>43</sup> ماخذ: [fbr.gov.pk/Budget2022-23/CustomsSROs/SRO-966\(I\)2022.pdf](http://fbr.gov.pk/Budget2022-23/CustomsSROs/SRO-966(I)2022.pdf)

<sup>44</sup> ماخذ: [www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm](http://www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm)

## شکل 6.49: غذا سے متعلق درآمدات پر حجم اور قیمت کا اثر



Source: Pakistan Bureau of Statistics

وقت تک مل چکی ہوتی ہیں۔<sup>45</sup> تاہم عالمی منڈیوں کے نرخوں میں اتار چڑھاؤ اور بحیرہ اسود کے ذریعے گندم منگوانے کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کے پیش نظر ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان نے مئی 2023ء کے دوران ہی ٹینیڈر دینا جلد شروع کر دیے۔<sup>46</sup> اس کے نتیجے میں گزشتہ 14 سال کی گندم کی بلند ترین درآمدات (مالیت کے لحاظ سے) پاکستان آئیں۔<sup>47</sup>

صرف پام آئل کی درآمدات میں اضافہ حجم بڑھنے کی وجہ سے ہوا، جس نے اس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ تاہم دالوں، گندم اور سویا بین تیل کی درآمدات میں اضافہ حجم اور قیمتوں دونوں کے بڑھنے کی وجہ سے ہوا (شکل 6.49)۔<sup>48</sup> بہر حال مالی سال 23ء کے دوران ان اجناس کی قیمتوں کا اثر نسبتاً کم رہا جبکہ مالی سال 22ء کے دوران قیمتوں کا خاصا زیادہ اثر آیا تھا۔

<sup>45</sup> ماخذ: USDA (2023). Grain and Feed Annual – Pakistan, (March), Washington D.C.

<sup>46</sup> ماخذ: [www.ppra.org.pk/elv\\_org.asp?orgid=32&orgname=Trading%20Corporation%20of%20Pakistan%20\(TCP\)&PageNo=1](http://www.ppra.org.pk/elv_org.asp?orgid=32&orgname=Trading%20Corporation%20of%20Pakistan%20(TCP)&PageNo=1)

<sup>47</sup> ماخذ: پاکستان دفتر شاریات (پلی بی ایس)

<sup>48</sup> تاہم پام آئل اور سویا بین تیل کی قیمتیں 2022ء میں بلند ترین سطح سے گر گئیں جس کی وجہ خوردنی تیل کی رسد بڑھنا، پلی ایس جی آئی، برآمدات پر متعدد پابندیوں کا خاتمہ، اور رسد کی عالمی زنجیروں کی بہتر صورت حال تھیں۔